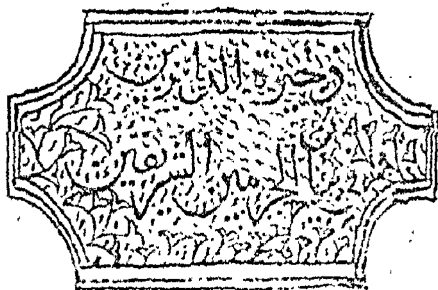


یا ارحم الراحمین ارحمنا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ
محمد وآلہ واصحابہ اجمعین * سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہی
جو پروردگار سارے جہان کا ہی اور درود اور سلامتی نازل
ہو جیو اوپر رسول اسکی جنکا نام پاک محمد ہی اور انکے آل اطہار
اور اصحاب کبار پر سب پر آمین یا رب العالمین بعد حمد اور نعت
کی یہ تھوڑا بیان ہی بیت اللہ شریف کی بناؤنکا کہ ابتدا
پیدایش دنیا سے اب تک کتنی مرتبے بنا کیا گیا ہی اور کس
کس نے بنایا اور عرض اور طول اسکا اور مسجد الحرام کا اور بیان

کتنا تھا اور اب کتنا ہی سو کسی صاحب نے اس مضمونکو مولنا
مخدوم ہاشم سندی ٹھٹھی کی مناسک سے جسکا نام حیات
القلوب فی زیارۃ المحبوب ہی اخذ کرکے لکھا تھا لیکن
فارسی زبانمین تھا اس سبب سے اکثر شوقین کم استعداد
اسکے سمجھنے سے محروم تھے سو اس فقیر سراپا تقصیر
غلام حسین لکھنوی کے دلمین یہ خیال آیا کہ اگر اسکا ترجمہ
ہندی زبانمین ہو تو ہر عام و خاص اس سے بہرہ مند ہو بارے
الحمد للہ کہ ۱۲۵۷ بارہ سو ستاون ہجری مین کہ یہ فقیر بمقتضاے
آب و خور ستین کے وارد معمورۂ بندر مبئی کا تھا یہ مطلب خاطر
خواہ ظہور مین آیا اور اس فقیر نے ذکر بنائے مسجد نبوی صلی
اللہ علیہ وسلم بھی اس جگہہ مناسب جان کے کتاب جذب
القلوب الی دیار المحبوب سے کہ تصنیف کی ہوئی مولنا عبد
الحق دہلوی کی ہے انتخاب کرکے اوسکا ترجمہ بھی لاحق

اِس مختصر کے کیا اور اِس رسالیکو دو باب پر مرتب کیا اور
ہر باب مین چھ فصلین مقرر کین * پہلا باب بیت اللہ شریف
کی بناؤن کے بیان مین اور جو اوس سے تعلق رکھتا ہی اسمین
چھ فصلین ہین اور دوسرا باب مسجد نبوی صلے
اللہ علیہ وسلم کی بناکے بیان مین اور جو اوس سے متعلق ہی اسمین
بھی چھ فصلین ہین اور اِس کا نام ذخیرۃ الدارین فی بیان
الحرمین الشریفین رکھا اب صاحبان ذی انصاف کی
خدمت مین عرض یہہ ہی کہ اگر سہو یا خطا اِسمین دیکھین
تو از راہ لطف و عطا کے اصلاح سے دریغ نہ فرماوین کہ

الانسان مرکب من الخطاء والنسیان

اور دعاء خیر سے اِس فقیر کو فراموش نہ فرماوین

واللہ الموفق والمعین

پہلی فصل مین بناۓ کعبہ شریف کا بیان

اب جاننا چاہیے کہ پہلے بار جب کسی نے بنا کیا کعبہ معظم کو وہ

ملائکہ تھے * قولہ تعالیٰ * اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ

وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبَارَکًا وَّھُدًی

لِّلْعٰلَمِیْنَ ۞ ترجمہ ۞ فرمایا اللہ صاحب نے تحقیق پہلا

گھر جو ٹھہرا لوگون کے واسطے یہی ہے جو مکے مین ہے برکت

والا اور نیک راہ جہانکے لوگونکو یعنے اپنے لئے دنیا کے سوائے

اس گھر کے دوسرا گھر پہلے اِس سے روئے زمین پر نہین بنا

اور جسکو فرشتون نے بنایا اُسکا نام بیت المعمور ہے اوسکو

فرشتون نے آسمان پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اٹھا لیا پھر

بعد اُسکے آدم علیہ السلام کو حکم ہوا اِس کعبہ شریف کے

بنانے کا دوسرے بار بنا کیا اِسکو آدم علیہ السلام نے اللہ

تعالیٰ کے حکم سے اور پتھر لانے واسطے اُسکے پانچ پہاڑ

کے ۞ لبنا ۞ وطور سینا ۞ وطور زیتا ۞ وجودیہ

⊛ وجرا ۃ اور شروع کیا بنانے کعبہ شریف کو جرا پہاڑ کے
پتھروں سے اور تیسری بار بنا کیا کعبہ شریف کو شیث علیہ
السلام بیٹے آدم علیہ السلام نے بعد وفات پدر کے چوتھی
رتبہ بنا کیا کعبہ شریف کو ابراہیم علیہ السلام نے اوپر قاعدے
پہلے کے جیسا کہ ذکر ہے قرآن مجید میں ○ قال اللہ
تعالیٰ ⊛ وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرَاھِیْمُ الْقَوَاعِدَ
مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ ⊛ ترجمہ ⊛ فرمایا اللہ صاحب نے
اور جب اٹھانے لگا ابراہیم بنیادیں اس گھر کی اور اسمعیل
پھر قرار طول و عرض بیت اللہ شریف کو درمیان رکن
یعنی کونہ حجر اسود اور رکن عراقی کے بتیس گز اور درمیان
رکن عراقی تا رکن شامی بائیس گز اور رکن شامی سے
تا رکن یمانی اکتیس گز اور رکن یمانی سے تا رکن حجر اسود
بیس گز اور بلند کیا بیت اللہ شریف کو آسمان کی طرف

نوگز اور قرار دیئے اسمین دو دروازے ایک مشرق اور
دوسرا مغرب کو اور چھت نهین بنائے ابراہیم علیہ السلام
نے بیت اللہ شریف کی بلکہ پہلی چھت بیت اللہ شریف
کی قصی بن کلاب نے بنائی پانچوین بار بنا کیا اس گھر کو عمالقہ
یعنے اولاد عملیق بیٹے لاوذ بیٹے ارم بیٹے سام بیٹے
نوح علیہ السلام نے اور یہہ عمالقہ اول رہنے والے مکہ معظمہ کے
تھے چھٹے مرتبہ بنا کیا بیت اللہ شریف کو جرہم اولاد قحطان
بیٹے عابر بیٹے شالخ بیٹے ارفخشذ بیٹے سام بیٹے نوح علیہ
السلام نے اور بعضے روایت مین آیا ہے کہ پہلی بنا سئے
جرہم کی ہے اور بنا ئیے عمالقہ کے ساتوین بار بنا کیا بیت
اللہ شریف کو قصی بن کلاب نے کہ پانچوین پشت پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے پھر چھت بنائی بیت اللہ شریف
کی ڈالیون کھجور اور لکڑیون درخت دوم سے اور علامہ

قطب الدین مکی نے اپنی تاریخ کی کتاب مین لکھا ہے
گیا یا قصی نے بیت اللہ شریف کو تو عہد ابراہیم علیہ
السلام پر اور جس کسی نے بنا کیا بعد حضرت ابراہیم
خلیل اللہ علیہ السلام کے پس بنا کیا اسنے اوپر قاعدہ
ابراہیم علیہ السلام کے مگر قریش مکہ کہ انھونے کم کیا طول
بیت اللہ کو حطیم کیطرف سے اور باہر کیا حطیم کو بیت اللہ
سے اور حجاج نے بھی قریش کی بنا پر بنا کیا اور حطیم کو باہر رکھا
جیسا کہ باہر رکھا تھا قریش نے اسکو اور یہہ ذکر حجاج کی بنا کا
درمیان مین یون آیا ہے کہ چھپا نرہے یہہ کہ بنا گیا رہوین بھی تیا
اور اس بنا مین بھی واقع ہوا ہے جیسا کہ قریش سے ہوا تھا
حطیم کے خارج کرنے مین اور یہہ بھی معلوم رہے کہ مراد قطب الدین
کی یہہ تھی کہ جس کسی نے بنا کیا بعد ابراہیم علیہ السلام کے
پس بنا کیا اسنے موافق قاعدہ ابراہیم علیہ السلام کے

بیچ مقدمہ طول اور عرض کے فقط اور مخالفت ہوئی ان بعضون
بنا کرنے والون سے بیچ مقدمہ دوسرے کے یعنے چھت بنانے اور بلند کرنے
٨ بیت اللہ شریف کے اور سوائے اسکے اٹھوین مرتبہ بنا کیا بیت اللہ
شریف کو قریش مکہ نے اسوقت کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی پچیس سال کی عمر تھی اور موجود تھے اس بنا مین اور کام مین
شریک تھے ان لوگون مین نفس نفیس اپنے سے پھر اختلاف کیا
١ قریش نے بنائے ابراہیم علیہ السلام سے چار چیزون مین ایک یہہ کہ زیادہ
کیا بیت اللہ شریف کو طرف آسمان کے نوگز سوائے نوگز پہلے کے
٢ پس قرار پایا سب بلندی بیت اللہ شریف کی اٹھارہ گز دوسرے یہہ
کہ کم کیا لنبانی سے بیت اللہ شریف کو قریب ساحت گز کے اور باہر کیا
اس جگہہ کو محل حطیم مین اسواسطے کہ جو کچھہ مسالہ پاک کمائی سے جمع
کیا تھا واسطے بنانے بیت اللہ شریف کے وہ مال وفا نکیا تمام بیت اللہ
٣ شریف کو پس اس سبب سے باہر کیا اس جگہہ کو محل حطیم مین تیسرے یہہ

کر بند کیا دروازہ مغرب کا کہ مقابل دروازے مشرق کے تھا یعنے
دو دروازوں مین سے ایک بند کیا چوتھے یہ کہ بلند کیا دروازہ کعبہ
مشرفہ کا زمین سے اس واسطے کہ داخل نہو کوئی بیت اللہ شریف
مین مگر ہمارے اذن سے پھر بحث کرنے لگے قبیلہ یعنے گروہ قریش کے
بیچ مقررہ جگہہ قرار دینے کو واسطے حجر اسود کے اور چاہا ہر ایک نے
اُنمین سے کہ رکھے حجر اسود کو اپنے محلّے کیطرف پھر بہت بحث کے بعد
راضی ہوئے اس بات پر آپس مین کہ جو شخص داخل ہو صبح کو پہلے
مسجد الحرام مین بس وہی شخص رکھے حجر اسود کو جس جگہہ چاہے پھر
انتظار میں تھے اُس رات کو پس داخل ہوئے فجر کو پہلے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم پھر رجوع لائے سب اُس مقدمہ کو حضرت صلعم
حضور مین پھر رکھا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُس حجر کو رکن بیت اللہ
مین وہ جگہہ مشہور ہے ہمارے زمانے تک نوین بار بنا کیا کعبہ شریف کو
عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سبب یہ کہ کھینچا تھا بیت اللہ

شریف

تشریف کو ضعف باعث آگ اور منجنیق کے ہاتھ سے حصین بن
نمیر کے کہ امیر ہوکر آیا تھا یزید کیطرف سے واسطے قتل کرنے عبداللہ ابن
زبیر کے * حصین بے حیا کو بیش اورص کو زیر اور یا کو جزم * پھر
عبداللہ ابن زبیر التجا لائے بیچ چھپنے طرف مسجد الحرام کے پھر چلایا حصین نے
منجنیق سے پتھروں کو شکست ہوئیں اس سبب سے بعضی دیواریں
کعبہ شریف کی اور آگ لگانے سے جل گئیں بعضی لکڑیاں اسکے
اور کچھ غلاف اس بیت مشرفہ کا پھر اسی عرصے میں حصین کو
خبر موت یزید کی پہنچی اور پھرا وہ مکہ مشرفہ سے ساتھ لشکر اپنے
کے پھر چاہا عبداللہ ابن زبیر نے کہ برابر کریں باقی دیواروں کو کعبہ معظمہ کی
پھر نئی بناویں انکو اوپر وجہ مضبوط کے اور قاعدہ ابراہیم علیہ السلام پر
بنا کیا بیت اللہ شریف کو اوپر قاعدہ ابراہیم علیہ السلام کے اسواسطے
سنی تھی انہونے حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور
لا دی اس جگہہ کو کہ باہر کیا تھا قریش نے محل حطیم میں مقدار ساتھ

گز کے دسوین بار بنا کیا کعبہ شریف کو حجاج بن یوسف ظالم سپہ
عبد الملک کے پھر باہر کیا موضع حطیم کیطرف مقدار سات گز
کے کر دخل کیا تہا اسکو عبد اللہ ابن زبیر نے اور بعد نقصان
کرنے دیوار بیت اللہ شریف کے باقی رہا تھا کعبہ مشرفہ طول
کیطرف سے درمیان حجر اسود اور رکن عراقی کے پچیس گز
اور درمیان رکن شامی اور رکن یمانی سے چوبیس گز
اور بند کیا دروازہ کعبہ شریف کا مغرب کیطرف سے اور
بلند رکھا دروازہ مشرق کا زمین سے چار گز اور ایک بالشت
یعنے ایک بالشت اور چھوڑ رکھا باقی بیت اللہ شریف کو اوپر
بناے ابن زبیر کے پس وہی بنا اسوقت تک قایم ہے اور بنا
ابن زبیر اور حجاج کی باقی رہی ہے ہمارے زمانے تک * وَهٰذَا
حَاصِلُ مَا ذُكِرَ فِي تَوَارِيخِ مَكَّةَ وَغَيْرِهَا
مِنَ الْكُتُبِ * اور یہہ حاصل اسکا ذکر کیا گیا بیچ تاریخ

لکھے ہیں اور دوسری کتابون مین بیان چھت کعبہ شریف کا علامہ قہستانی نے شرح مختصر وقایہ مین لکھا ہی کہ یہہ بیت شریف جو واقع ہی درمیان مسجد الحرام کے اِس بیت شریف مین دو سطح یعنے دو چھت ہین ایک کے اوپر ایک اور طول اُن چھتونکا اٹھارہ گز ہی اور عرض انکا پندرہ گز ہی اب جو کوئی چاہے کہ کما حقہ اِس رسالہ مختصر کو دریافت کرے تو وہ دیکھ لے سیرۃ الشامیہ وغیرہ مین واللہ اعلم بالصواب ۔ فائدہ جاننا چاہیے کہ ذکر کیا ہی علامہ عبد اللہ بن سالم بصری نے بھی اپنی شرح بخاری مین کہ بنائے کعبہ معظمہ کی دس مرتبہ ہی انتہی گیارہویں مرتبہ بنا کیا بیت اللہ شریف کو سلطان مراد خان نے کہتے ہین کہ واقع ہوئی سیل عظیم پانی کی سن ایک ہزار انتالیس ہجری مقدسہ مین مسجد الحرام مین اور شکست کیا اُسنے کعبہ معظمہ کی ایک طرف کو کہ تعمیر کیا تھا اُسکو حجاج نے اور کمزور ہو گئی تھی

باقی دیوارین پھر پہنچی خبر سلطان مراد خان کو پھر بھیجا اسنے
معمارونکو اور مال بہت تو ہدم کیا انھون نے یعنے برابر کیا باقی
دیوارونکو تین طرف کی پھر سیدہ تو بنایا ایک بیشتر و کو اور تمام
ہوئی وہ عمارت سن ایک ہزار چالیس مین انتہی اور شیخ عبد الله
بصری اور مثل انکی علما ابن علان بکری نے بعضی کتابونمین اور
علامہ حسن شرقی شرنبلالی مصنف امداد الفتاح نے رسالہ منفرد
مین کہ نام رکھا تھا اسکا اسعاد آل عثمان المکرم اور محمد بن احمد
بن مصطفی زنجیلی نے ذکر کیا کہ داخل ہوئی وہ سیل مسجد الحرام مین
شروع شب پنجشنبہ اور بیسوین شہر شعبان سن ایک ہزار
تینتیس مین اور پہنچا وہ پانی برسات کی سیل کا بیت اللہ شریف
مین اونچا اوپر کے استانے دروازہ کعبہ سے مقدار ایک گز یا قدرے
کم یا کچھہ زیادہ اور گر پڑے وے ستون کہ باندھی جاتی تھین انمین
قندیلین گرد مطاف کے یعنے طواف کی جگہہ سے اور ظاہر نہ ہا

وہ قبہ کہ اوپر مقام ابراہیم علیہ السلام کے ہے مگر مقدار ایک گز یا قدرے
زیادہ اور منقطع ہوئی وہ سیل آخر شب جمعرات کو اسی رات مین
شکست ہوئی کعبہ معظمہ سے تمام دیوار شامی کہ جانب حطیم کے تھی اور قریب
نصف دیوار شرقی کہ جسمین دروازہ ہے اور مقدار تیسرا حصہ دیوار
غربی سے کہ مقابل دروازہ کے ہے اور سلامت رہی دیوار جنوبی کہ جانب
یمن کے ہے ظاہر مین ولیکن حقیقت مین وہ بھی خلل پذیر تھی یعنے خلل
پاتی تھی پھر خبر پہنچی سلطان مراد خان ابن سلطان احمد خان کو پس
بھیجا اُسنے معمارونکو اور مال بہت پھر شروع کیا انھون نے پہلے ہدم
کرنا یعنے گرانا ان دیوارونکا کہ جو دیوارین گر رہی تھین روز دوشنبہ اور
تاریخ دسوین مہینہ جمادی الثانی اور سن ایک ہزار چالیس ہجری مین اور
بعد فارغ ہوئے ان دیوارون سے یعنے برابر کرنے کے بعد جو شکستہ تھان تھا
پھر نئی بنا کو شروع کیا روز سہ شنبہ اور تاریخ پچیسوین شہر ذکر کئے
گئے مین یعنے اسی مہینے مین پھر فارغ ہوئے اُس بنا سے اور تیاری اور

مرمت کرنے تمام عمارت سے کہ جو کچھہ ٹوٹی تھی مقام ابراہیم کیطرف سے
اور دروازون مسجد الحرام سے یعنے باب السلام اور باب ابراہیم اور
منارون سے مسجد کے اور مدرسہ سلیمانی اور سوائے اسکے جو کچھہ کہ
ٹوٹا تھا اُسمین ستوین ذی قعدہ اور سن ایک ہزار چالیس ہجری مین
مین ذکر کیا زنجیلی نے بیچ رسالے اپنے کے پس حاصل اس ذکر کا یہ
ہے کہ بنا کیا گیا کعبہ معظمہ گیارہ بار اور معلوم ہوا ہے کہ جو کچھہ صاحبون
تاریخ والون پہلون نے یعنے علامہ ازرقی اور فاسی اور قطب
الدین مکی نے لکھا ہے کہ باقی رہی بنائے حجاج کی ہمارے زمانے تک
پس اُس لکھنے کا سبب یہ تھا کہ بنائے دسوین تک یہ لوگ جیتے تھے
اور بنا گیارہوین واقع ہوئی بعد وفات انھون کے چنانچہ بنائے گیارہ
ہوین تمام ہوئی سن ایک ہزار چالیس مین اور وفات علامہ قطب الدین
کی ہوئی سن نو سو نود ہجری مین اور وفات علامہ ازرقی کی ہوئی
پہلے اس سے فائدہ جاننا چاہئے کہ یہ سب ذکر بنا کعبہ شریف کا جو ہوا ہے

یعنے نئے سر سے بنانیکا ہوا ہی اور مرمت اُسکی چنانچہ چوطرف
لازم ذور ہوئی کعبہ شریف سے جیسا کہ چھت اور آستانہ او باب
یعنے دروازہ اور میزاب رحمت یعنے پرنالہ اور تمام طرفین کہ یہ بعث
مرتبہ میں ہاین کہ ذکر کیا ہی حافظ ابن حجرنے فتح الباری ہاین بعضی
مرمتون کا اور واقع ہوئیا ہاین بعضی مرمت طرفون مسجد الحرام کی
بعد زمانے ابن حجر سے مرات متعدده یعنے بہت مرتبہ اور اسیطرح
ذکر کیا شیخ عبد اللہ بصری نے شرح بخاری وغیرہ میں فائدہ فتوی
دیا ہی عالمون رحمہم اللہ نے اس مقدمہ مین کہ جایز نہین ہدم کرنا یعنے
گرانا کوئی دیوارون کعبہ شریف سے واسطے نئی بنانیکے اس لیے کہ عادت
نہ پکڑین بادشاہ اس فعل کو بطریق کھیل کے اور اسیواسطے منع کیا تھا
امام مالک رحمہ اللہ علیہ نے ہارون رشید کو جسوقت کہ ارادہ کیا اسنے
نئی بنا کرنیکا کعبہ شریف کی اور یہہ منع اسوقت ہی کہ ضرورت نہین ہی
بنانیکی اور ہدم کرے یعنے گرا کے پہر نیا بنانا واسطے زینت یا ایجاد کے

اور اگر کچھ ضرورت در پیش ہوئی جیسا کہ غلبہ سیل کا یا منہدم ہوگئی کوئی چیز کعبہ مشرفہ سے یا ٹھیری کوئی صلاح نیک واسطے درست کرنے بعضی طرفون سے کعبہ شریف کی اسوقت جایز ہے اصلاح اور مرمت اسکی ایسا ہی بیان کیا ہی ابن حجر نے مَنَاهِلُ العذبہ بابن بیچ مقدمہ اصلاح ویلے کعبہ مشرفہ کے انتہی یعنے اصلاح وہ کہ بعضا مقام طرفون بیت اللہ شریف سے نہایت کمزور ہوا کہ قریب منہدم کے ہی اسوقت نیچے اُتار کر اُسکو یعنے منہدم کرکے پھر نیا بنانا شاید درست ہو واللہ اعلم بالصواب

دوسری فصل بیچ

اُن ستونوں کا بیان ہی جو کعبہ شریف کی بیچ ہین اور کچھ کرامت اور نشانیاں کعبہ معظمہ اور مِنیٰ کی بیان ہین علامہ فاسی نے لکھا ہی جانا چاہیے کہ اندر کعبہ مشرفہ کے چھہ عدد ستون و قطار تھے اور اسیطرح تھے وے ستون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے تک پھر نقصان کیا عبداللہ بن زبیر نے جسوقت کہ بنا کی انھونے

اور کم کئے اسمین سے تین ستون اور اختصار کیا تین ستون پر ایک صف
اور اب کعبہ شریف مین چار ستون ہین اور خبر ہوا ہین وقت تصنیف
کرنے تاریخ کے اس ستون جو ہی ہے انتہی واللہ عالم فائدہ جانا چاہیے
کہ حق سبحانہ وتعالے بزرگی مین بیت اللہ شریف کی فرماتا ہے

قولہ تعالے اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ
مُبَارَکًا وَّھُدًی لِّلْعَالَمِیْنَ فِیْہِ اٰیَاتٌ بَیِّنَاتٌ مَّقَامُ
اِبْرَاھِیْمَ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا ترجمہ تحقیق پہلا گھر جو ٹھہرا
لوگونکے واسطے یہی ہے جو بکے مین ہے برکت والا اور نیک راہ جہان کے
لوگونکو اسمین نشانیان ظاہر ہین کھڑے ہونیکی جگہہ ابراہیم کی اور جو کوئی
اسکے اندر آیا اسکو امن ملا علماؤن نے لکھا ہے کہ مراد فیہ سے گاؤن ہے یعنے
مکہ معظمہ اور مراد آیات بینات سے کعبہ اور خصایص وکرامت یعنے خاصیت
اور بزرگی اسمین ہین کہ امتیاز پائی ہے سبب ان کرامتون کے تمام دنیا کے
گھرون پر اور ان کرامتون سے بعضہ دو نشانیان ہین کہ ذکر فرمایا اللہ صاحب نے

قرآن مجید مین ایک مقام ابراہیم ہی کہ اثر کئے ہین دو نو قدم ابراہیم
علیہ السلام کے اسمین اور اثر قدمونکا اُس پتھر مین یہہ نشانی
بلاشک ہی اور یہہ بھی خبرین آیا ہے کہ جبوقت ابراہیم علیہ
السلام بنا کرتے تھے کعبہ معظمہ کی تو اُسوقت وہ حجر انکے حکم مین
تھا اور انکے ارادے پر اونچا اور نیچا ہوتا تھا واللہ اعلم اور دوسری
نشانی یہہ کہ جو شخص داخل ہوئے حرم کعبہ مین امن ہو
اُسکو اور مراد امن سے ہی عذاب آخرت سے نجات
پانا نزدیک جمہور علماء کے یعنے سب علماء کے نزدیک اور نزدیک
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے یہہ ہی کہ جو شخص کہ اُسپر قتل لازم ہو
بسبب قصاص کے اور سوائے اسکے پس التجا لاوے وہ طرف کعبہ کے
یعنے حرم کعبہ مشرفہ مین چھپے پھر تعرض نکرنا چاہیئے اُس سے جب تک
کہ وہ حرم مین ہی اور یہہ بھی نشانی ہی کہ شوق ہی تمام خلایق کا
طرف اُسکے کہ آتے ہین واسطے طواف کے آدمی طرفون اور شہرون

بعید سے اور یہہ بہی نشانی ہی کہ واقع ہوتا ہی وقت دیکھنے
شریف کے ہیبت دل مین اور خضوع اور خشوع اور جاری ہونا
آنسوؤنکا اور ایک یہہ بہی نشانی ہی کہ منع کرتی ہی کرامت
اسکی جانورون کبوتر وغیرہ کو اڑنے سے اوپر چہت کعبہ کے اور
بیٹھنے سے اوپر اسکے مگر کوئی جانور انمین بیمار ہوتا ہی تو اسوقت
بیٹھتا ہی کعبہ شریف پر واسطے طلب شفا کے اور اگر ایسا نہوتا
تو بہت ہوتا آلودہ ستر کعبہ شرفہ کا یعنے غلاف اسکا بیٹ جانورون
سے جیسا کہ ہوتی ہے آلودگی چہتون پر سب گہرون کی اور یہہ
بہی نشانی ہی کہ شفا پاتے ہین بیمار مساس کعبہ شریف سے جسوقت
رکہتے ہین موضع یعنے جگہہ درد اپنے کی اوپر حجر اسود کے اور یہہ بہی ہی
کہ جسوقت کہلتا ہی دروازہ کعبہ شرفہ کا اور داخل ہوتی ہی اسمین
خلایق بہت پہر باوجود تہوڑی وسعت جگہہ کے اور بہت کثرت
آدمیونکے لوگ اسمین نماز پڑہتے ہین اور کسیکو کچہہ ضرور نہین

پھنچتا ہی اور یہہ بھی نشانی ہی کہ جلد ہوتا ہی عذاب ہلاکت کا
انکے حق مین کہ نھین معلوم کرتے ہین بزرگی کعبہ معظمہ کی اور ظاہر کرتے
ہین ظلم اور جور حرم محترم مین تو واقع ہوا ہی جلد عذاب ہلاکت کا
ایسے لوگونپر بہت مرتبہ جیسا کہ بیان کیا اصحاب السیر نے بیچ اپنے
اور یہہ بھی ہی کہ ہلاک ہونے اصحاب الفیل بسبب ارادہ ظلم کے
اور یہہ کہ محفوظ رکھا اللہ تعالے نے حجر اسود کو اور مقام ابراہیم کو لیجانے
دشمنون سے بعثت سے اترنے کے وقت سے میرے زمانے تک ۞
اور یہہ قول راویکا ہی ۞ باوجود کثرت ہونے دشمنون سے کے
اور مشرکون اور تمام فاسقون کے چنانچہ قرامطہ اور سوائے انکے
اور جب کہ لیا قرامطہ نے حجر اسود کو ارادۂ دشمنی سے پھر منہہ موڑا
اسکا حق سبحانہ تعالے نے فضل اور کرم اپنے سے جیسا کہ مفصل ہی
بیچ کتب سیر کے اور یہہ بھی ہی کہ الفت کرتے ہین ہرن اور
درندے بے زبان حرم مین اگر آتا ہی پھاڑنے والا پیچھے آہو کے زمین

حل یاں پھر جسوقت داخل ہوتا ہے وہ آہو زمین حرم یاں پھر رجوع
لاتا ہے وہ درندہ اُس آہو سے اور ایک یہہ ہے کہ اگر باران برسے
طرف رکن یمانی کے تو ارزانی ہو یمن یاں اور اگر برسے جانب
رکن شامی کے تو ہو ارزانی طرف شام کے اور اگر برسے پانی طرف
رکن عراقی کے تو ہو ارزانی طرف عراق کے اور اگر برسے
پانی حجر اسود کیطرف تو ہو ارزانی طرف ہند وغیرہ کے اور اگر
برسے پانی بیت اللہ کیطرف یعنے سب طرف بیت اللہ یاں تو ارزانی
عام ہو بیان منیٰ کا ایک یہہ ہے کہ جو کچھہ واقع ہوتا ہے منیٰ یاں
رمی کرتے ہیں یعنے پھینکتے ہیں سنگ ریزے شیطانو پر بہت
اور باوجود دیکھائی دیتے ہیں وہ جمار یعنے سنگ ریزے تھوڑے
اور سوائے اسکے آیات بینات سے وہ نشانیاں ہیں کہ برابر
ذکر انکا اس جگہہ سب بیان نہیں ہوسکتا مگر تھوڑا بیان معتبر کتا
بون سے اس مقام یاں لکھا جاتا ہے چنانچہ ذکر فضیلت منیٰ کا قاضی

عزیز الدین ابن جماعہ نے اپنی مناسک مین علامہ محب الدین طبری
رحمہ اللہ سے نقل کیا ہی کہ ایام منی مین تین نشانیان بڑی ہین ایک
یہ اٹھائے جاتے ہین اُس جگہہ سے جمار یعنے سنگ ریزہ جو شیطان کیطرف
پھینکتے ہین یعنے شیطانونکو جو کنکریان ایام منی مین ماری جاتی
ہین وہ کنکریان فرشتے اللہ تعالے کے حکم سے اٹھالیجاتے ہین اور
مقدمہ مین روایت کی ہی ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ پوچھا
ہمنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ صلعم یہہ
رمی جو لوگ ہر سال کرتے ہین جانتا ہون مین کہ باقی نہین
رہتے وہ سنگ ریزے اُس جگہہ مگر قدر قلیل * فرمایا سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ کہ قبول ہوتے ہین انمین سے اٹھا
لیجاتے ہین انکو فرشتے اور جو قبول نہین ہوتے پڑے رہتے
ہین اُسی جگہہ اور اگر ایسا نہوتا تو تحقیق ہو جاتے وہ سنگ
مثل پہاڑ کے اور روایت کی ہی دارقطنی اور بیہقی اور حاکم نے

ان سنگ ریزونکی مرفوعاً یعنے اٹھ جانیکی اور روایت ہی
سعید ابن منصور کی موقوفاً یعنے نہین اٹھتے ہاین اور روا نسبت
ہی بیہقی اور مانند اسکے موقوفاً کی ابن عباس رضی اللہ
عنہ سے اور لکھا طبری نے کہ شاہدی دیتی ہی صحت اسکی کو
غور کرنے سے معلوم ہوگا جیسا کہ عمرے کی راہ مین تنعیم مین
ایک جگہہ ہی کہ لوگ کہتے ہاین اس جگہہ قبر ہی ابی لہب کی
اور نہین ہی فی الحقیقت قبر اسکی اس جگہہ پھر پھینکتے ہاین
اس موضع پر بعضے آدمی ایمان سے کہ گذرتے ہاین اس راہ سے
عمرہ لانیکے وقت بعد دو پتھر اور نہین پہنچتے ہاین وہ پتھر
مارنے والے مقدار سوان حصہ حاجیون سے کہ آتے ہین اطراف
عالم سے واسطے حج کے ہر سال یعنے سو آدمی سے ایک آدمی
اس جگہہ مارتا ہوگا پتھر اور منی مین سب آدمی پھینکتے ہاین
عورت اور مرد اور لڑکے باوجود اس کم کسرتی آدمیون کے

اُس جگہ جو بیچ کی راہ ہاں ایک ڈھیر عظیم بیچ پتھر و نکا
اور ساتھ اُس کثرت آدمیون کے کہ اگر جمع کئے جاوین وہ
سنگ ریزے تینو جگہ منی کے کہ پھینکتے ہین لوگ شیطانون
کیطرف ہر سال مقدار چھہ لاکھہ آدمی کے اور اگر کم ہون اُنسے
آدمی سے تو پورے کرتا ہے اللہ تعالی انکو فرشتون سے
اور ہر شخص رمی کرتا ہے یعنے پھینکتا ہے اُن شیطانون
کیطرف ستر سنگریزے یا اُنچاس حضرت ابراہیم علیہ
السلام کے زمانے سے میرے زمانے تک جسپر بھی معلوم
نہین ہوتی ہے بلندی بہت زمین پر اور یہہ نشانی
ظاہر اور دلیل روشن ہے اور دوسری نشانی وہ کہ
گوشت قربانی کا ایام منی مین خشک کرتے ہین آدمی
دیوارون اور چھتون اور پتھرون اور پہاڑون پر پھر
محفوظ رکھتا ہے اللہ تعالی اُس گوشت کو کہ لیجاوے کوئی

جانور کچھہ اُسمین سے اور یہہ معلوم ہی کہ چیل وغیرہ اگر دیکھاین
کچھہ سرخ چیز آدمی کے ہاتھہ مین یا سر پر اگرچہ وہ غیر گوشت کے
ہو تو بھی گرتے ہاین اُسپر اور لیجاتے ہاین اسکو اور اُس ایام
مین چیل وغیرہ بہت اڑتے ہاین اُس گوشت پر اور قدرت
نہین رکھتے کہ لیجاوین کچھہ اس گوشت مین سے تیسری نشانی
وہ کہ نہین گرتی ہاین مکھیان اُس ایام مین کھانے پر اگرچہ کھایا
جاتا ہی شہد اور سوائے اسکے اور مٹھائی اور جمع ہوتی ہاین
بہت مگر نہین گرتی ہین اُسمین باوجود کثرت عفونات کے
یعنے بدبو کی چیزون کے کہ بسبب کثرت قربانی کے خون اور گوبر
وغیرہ کہ راہون مین پڑا رہتا ہی اور یہہ چیزین سبب زیادہ ہونا
مکھیونکا ہی مگر اُسپر بھی نہین بیٹھتی ہاین اور جب ایام منی
یعنے حج کے دن گذر جاتے ہاین پھر گرتی ہاین مکھیان کھانے کی
چیزون پر ایسی کہ خوش نہین آتا کھانا کھانے والون کو بسبب

اگے اور بہت نیان کھلی اور ظاہر ہین اُن لوگون کے واسطے
رنظر کرین انصاف سے * ذکرہ ابن
جماعۃ فی منسکہ ناقلا عن الطبری
* ترجمہ جیسا کہ ذکر کیا ابن جماعہ نے اپنی مناسک مین نقل
کیا طبری سے فائدہ جاننا چاہیئے کہ جو ذکر کیا مین نے مقدمہ
تعداد دفعات بنائے کعبہ معظمہ مین اسے معلوم
ہوا طول اور عرض وضع حطیم کا پس جو کچھہ علامہ ازرقی
وابن جماعہ نے لکھا ہے کہ تمام طول حطیم کا ما بین فرجہ
حد دیوار جانب مغرب سے تا جانب دیوار مشرق
سید نا بیس گز ہے اور عرض حطیم کا ما بین میزاب رحمت
کعبہ تا منتہائے دیوار شامی حطیم مقدار دس گز و ثلث
گز ہے اور عرض دیوار شامی حطیم کا ایک گز و نیم گز ہے
اور بجانب کعبہ کیطرف سے دیوار حطیم کی اونچائی ڈیڑھ گز ہے

پھر اس حطیم مین سے مقدار سات گز کے زمین کعبہ کی ہے اور
باقی زیادہ ہے اور یون بھی کہا ہے بعضون نے کہ چھہ گز اور
ایک بالشت زمین کعبہ مشرفہ کی ہے اور یہہ ذکر پہلے ہو چکا ہے

تیسری فصل بیان

بیان طول اور عرض مسجد الحرام کا اور مبنی بنیادون اسکی کا
اور گنتی دروازون اور طاقون اور ستونون اور قبون اور
کنگورون اور مناروں کی کہ اس زمانے تک ہین جاننا چاہیے
کہ جسوقت بنایا کعبہ شریف کو ابراہیم علیہ السلام نے پس اسوقت
نتھا گرد اسکے کوئی گھر اور نہ کوئی دیوار اور اسیطرح نتھا
یہہ زمانے تک عمالقہ اور جرہم اور خزاعہ کے اور جرأت نکی
کسی نے کہ بناوے ایک گھر گرد کعبہ مشرفہ کے بسبب تعظیم کے
تو اسوقت تک کہ پہنچی ولایت کعبے کی قصی بن کلاب کے
ہاتھہ مین اور یہہ پانچوین پشت حضرت سرور عالم صلعم کے

نبی پس جمع کیا انھونے اپنی قوم کو اور اذن دیا انکو گھر بنانیکو گرد کعبہ شریف کے پھر بنائے انھون نے گھر اپنے اُسی جگہہ اور رکھے دروازے گھرونکے کعبہ شریف کیطرف اسواسطے کہ داخل ہون اُسطرف سے طواف کو اور چھوڑدی واسطے طواف کرنیوالونکی جگہہ مطاف کی یعنے جگہہ طواف کی اسقدر چھوڑدی کہ فرش کیا ہے اسوقت تک اُسپر پتھرونکو تراش کے گرد حاشیہ مطاف تک کہ وہ جگہہ معروف ہے اس زمانے تک اور اسیطرح رہا وہ قدیمہ زمانے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک اور زمانہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پھر پہنچی جسوقت خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور بہت ہوئی کثرت آدمیون کی اسوقت بنا کیا مسجد الحرام کو سال چودہ ہجری مین اور وہ حویلیان کہ گرد مسجد الحرام کے تھین توڑا انکو اور داخل کیا مسجد مین اور بنائی دیوار واسطے مسجد کے کمتر قامت سے یعنے قد آدم سے نیچہ کم رکھی

رکھے چراغ اس دیوار پر اور اول دیوار مسجد کی حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے بنائی اور بعد اسکے خلافت پہنچی حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کو پھر خرید کیئے انھونے بہت گھر اور داخل
کئے مسجد الحرام میں بیچ سال چھبیس ہجری کے اور بنائے
مسجد میں در اور پہلے سب رواق یعنے محراب بنائے مسجد
میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اور بعد اسکے زیادہ کیا
عبد اللہ ابن زبیر نے مسجد الحرام میں زیادتی بہت اور خرید کیئے
گھر بہت یہانتک کہ خریدا ایک گھر ازرق کا زیادہ دس
ہزار دینار سے اور داخل کیا ان گھرونکو مسجد میں بعد اسکے
بلند کیا عبد الملک بن مروان نے دیوارین مسجد کی اور چھت کیا
اسکو یعنے حرم کی چھت بنائی درخت ساج کی لکڑی سے لیکن
بڑھایا نہیں اسکو بنائے ابن زبیر سے بعد اسکے بڑھایا حرم
کو اسکے بیٹے نے کہ نام اسکا ولید بن عبد الملک تھا اور لایا واسطے

تیاری حرم شریف کے بہت ستون رخام کے پھر بعد اسکے زیادہ
کیا اسمین ابو جعفر منصور نے اپنی خلافت مین دو مرتبہ ایک
بار سن ایک سو ساٹھ ہجری مین اور دوسری بار شروع کیا
اس عمارت کو سن ایک سو سرسٹھ مین اور تمام کیا اسکو
ایک سو انہتر ہجری مین اور وفات پائی اسنے اسی سال
مین اتفاقاً اور دو نو دفعہ بڑھانے مین مسجد اور عمارت کے
مال بہت تصرف کیا کہتے ہین کہ خرچ کیا ہر ایک گز زمین
کے واسطے جو داخل کی ہے مسجد مین مقدار پچیس دینار کے اور لایا
واسطے اس عمارت کے بہت ستون سنگ رخام کے بلاد
شام سے اور دوسری طرف سے کشتیون مین اور اتارا
ان ستونو کو بندر جدہ مین پھر لائے وہان سے گاڑیون پر
مکہ معظمہ مین پھر بعد اسکے زیادہ کیا اسمین معتضد عباسی نے
شمال کی طرف مسجد الحرام سے تھوڑی زیادتی بعد سال

ایک سو اسی ہجری سے اور داخل کیا مقام دار الندوہ کو
اور نام رکھا اُس زیادتی کا باب الزیادہ یعنے وہان ایک
دروازہ حرم کا قایم کیا اور اُس دروازیکا نام باب الزیادہ
رکھا اور ندوہ ایک گھر تھا شمال کیطرف کعبہ مشرفہ سے
کہ بنایا تھا اُسکو قصی بن کلاب نے اسواسطے کہ جمع ہوتے تھے
اُسمین قریش مکہ واسطے مشورت ایک کام کے جیسے نکاح یا
اُسمین لڑائی یا اور ایسے کام کو اُس گھر مین جمع ہوتے تھے
اور ندوہ لغت مین اجتماع کو یعنے جمع ہونے کو کہتے ہین اور
کہتے ہین کہ دار الندوہ نہ تھا پہلے قصی بن کلاب سے بعد
اُسکے زیادہ کیا مسجد الحرام مین اپنے کعبہ شریف کیطرف سے
یہ وہ زیادتی معروف ہے ساتھ زیادتی باب ابراہیم کے یعنے
زیادہ کیا مسجد الحرام کو باب ابراہیم کیطرف سے اور ہوئی بنا
اُس زیادتی کی زمانے خلافت مقتدر عباسی مین سنہ

سو چھہ مین پھر رہی بنائے اسکی اسیطرح سات سو اسی
سال ہجری تک اور سوایٔے اسکے مرمت کی بعضے بادشاہون
نے چھت یا دروازے یا غیرا سکے پھر سن نو سو اسی مین منہدم
ہوگیا یعنے برابر کیا مسجد موصوف کو سلطان سلیمان خان کہ بادشاہ
روم کا تھا اور نئی بنائی بنا اسکی اور بدلہان بہت ستونو کو
سنگ رخام سے اور بنائی عمارت اسکی مضبوط اور بہت کثیر
اور خرچ کیا اسپر مال بہت تا وہ کہ تمام ہوئی وہ عمارت زمانے
مین اسکے بیٹے کے کہ نام اوسکا سلطان مراد خان تھا بیچ سال
آخر نو سو تراسی کے واللہ اعلم بالصواب ❁ ذکر مسجد الحرام کے
مانپ کا اور دروازونکا اور طاقون کا علامہ قہستانی نے شرح
مختصر وقایہ مین کہا ہے کہ تمام مانپ مسجد الحرام ایک لاکھ
بیس ہزار گز ہے اور دروازے اسکے بیندرا ہین اور طاق
یعنے دروازونکے بیچ محراب سیتالیس ہین اور ستون

ایک چارسو چوبیس ہاین اور تمام ستون مرمر اور رخام سے ہاین انتہی اور چھپا نرہے یہہ کہ جو کچہہ علامہ قہستانی نے نقل کیا ہے وہ اُنکے زمانے مین تھا پھر بعد اُسکے ہوئی ہے زیادتی اور تبدیلی دروازون اور طاقون اور ستونون کی بہت چنانچہ تحقیق کیا ہے پچھلے علماؤن سے علامہ قطب الدین نے تاریخ مکہ مین کیا نقل کیا جاتا ہے کلام اُسکا مختصر یعنے تھوڑا جانا چاہیئے کہ علامہ قطب الدین نے کہا ہے گنتی دروازون مسجد الحرام کی اور طاقون کی سو معلوم ہوا کہ سب دروازے مسجد الحرام کے اس زمانے تک انیس عدد ہاین کہ کھلتے ہاین اور اُن دروازون مین انتالیس محراب ہاین جانب مشرق کعبہ شریف سے کہ دروازہ بیت اللہ شریف اور مقام ابراہیم اُس طرف ہی چار دروازے ہاین ایک باب بنی شیبہ کہ معروف ہی اِسوقت تک ساتھہ باب السلام کے یعنے اِس زمانے مین اُسکو باب السلام کہتے ہاین اُسمین تین

عہ دو طاق ہین دوسرا دروازہ باب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے
کہ اُسمین دو طاق ہین داخل ہوتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم اسطرف سے مسجد الحرام مین جسوقت کہ آتے تھے اپنی
دولت سرا سے کہ وہ گھر بی بی خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا
کا تھا پھر باہر تشریف فرما ہوتے تھے مسجد الحرام سے دولت
خانے کیطرف اُسی دروازے سے انتہی تیسرا دروازہ باب
الجنایز ہے کہ نام اُبکا اِس وقت مین باب عباس ہے اِس
سبب سے کہ وہ دروازہ مقابل ہے گھر حضرت عباس رضی اللہ
عنہ کے اور اُسمین تین طاق ہین اور کبھی باب النبی کو باب
الجنایز بھی کہتے ہین چوتھا دروازہ باب بنی ہاشم ہے کہ معروف
ہے وہ دروازہ باب علی سے یعنے اِسوقت مین اُسکو باب
علی کہتے ہین اُسمین بھی تین طاق ہین اور مسجد الحرام مین
جنوب کیطرف کعبہ معظمہ سے کہ طرف یمن کے ہے اُسمین بھی

سات دروازے ہین ایک دروازہ کہ اسکو باب بازان
کہتے ہین اور اسمین دو طاق ہین دوسرا وہ کہ باب البغلہ
ہے اسمین دو طاق ہین تیسرا باب بنی مخزوم کہ معروف ہے
اب وہ دروازہ باب الصفا ہے اس سبب سے کہ وہ نزدیک
صفا پہاڑ کے ہے اور اسمین پانچ طاق ہین چوتھا دراوزہ
وہ کہ معروف ہے باب جیاد صغیرہ اور اسمین دو طاق ہین
پانچوان دروازہ باب المجاہدین ہے کہ اسکو باب الرحمہ کہتے ہین
اسمین بھی دو طاق ہین چھٹا باب عجلان ہے کہ بسبب نزدیک
ہونے مدرسہ شریف عجلان کے اسکو باب عجلان کہتے ہین اور
اسمین دو طاق ہین اور ساتوان ایک دروازہ ہے کہ واقع ہے
محاذات یعنے مقابل رکن یمانی کعبہ معظمہ کے اور وہ معروف ہے
باب ام ہانی سے اس سبب کہ تھا وہ دروازہ نزدیک محل سرائے یعنے
گھر بی بی ام ہانی کے اور وہ بیٹی ابی طالب کی تھین اور

مشہور ہوا اور اُسمین ایک طاق ہی اور مسجد الحرام مین جانب
شمال کعبہ معظمہ سے پانچ باب ہین ایک[۱] وہ کہ معروف ہے
باب السدرہ اور اُسکو باب العتیق بھی کہتے ہین اور نام
اُسکا پہلے زمانے مین باب العمرہ تہا اور اُسمین ایک طاق ہی
اور دوسرا[۲] باب العجلہ کہ نام لیتے ہین اسکا اُس زمانے مین باب
الباسطیہ اس سبب سے کہ وہ دروازہ نزدیک ہی مدرسہ عبد
الباسط سے اور اُسمین بھی ایک طاق ہی تیسرا[۳] ایک دروازہ
ہے طرف باب زیادہ ذکر کئے گئے کے اور وہ شام کیطرف کعبہ
مشرفہ سے ہی اور وہ اب معروف ہی باب قطبیہ وہ بھی ایک
طاق کا ہی چوتھا[۴] باب وہ کہ طرف دار الندوہ کے ہی وہ دروازہ
بھی تین طاق کا ہی پانچوان[۵] باب کہ معروف ہی باب الدریبہ
قریب منارہ باب السلام کے ہی اسمین ایک طاق ہی

بیان ستونات مسجد الحرام کا وہ ستون کہ اسوقت اپنے ملک موجود

ہین سے ایک ستون سنگ صوالکا اور چودہ ستون رخام
ہین اور جو زیادتی کہ باب ابراہیم کیطرف واقع ہے اسمین
سولہ ستون ہین سب رخام کے اور تیسرے قسم کے ستون
حجر شمیسی سے ہین اور نسبت کئے گئے ہین وہ پتھر طرف شمیسی
شمیسی کے سیاہ کو بیش اور میم کو زبر اور یا کو جزم پھر سیاہ کو
زیر اور یا کو جزم فقط اور پھر عربی زبان مین کوئے کو کہتے
ہین کہ وہ بیچ مکہ معظمہ اور جدہ کے درمیان ہے اور
کہتے ہین کہ حد حرم کی جدے کیطرف اسی کوئے سے ہے
اور ہین نزدیک اُس کوئے کے بہت پہاڑ زرد رنگ کے اور
لائے ہین ان پتھرون کو وہان سے مکہ معظمہ مین اور یہہ تمام
ستون شمیسی دو سو چالیس ہین انمین سے جہت شرقی
یعنے مشرق کیطرف مسجد الحرام سے تیس ستون ہین اور جانب
شمالی کے چالیس ستون ہین اور جہت غربی کے چھبیس ستون

ہین اور جنوب کیطرف اسمین چھہ ستون ہین اور چار ون
رکنون پر مسجد الحرام کے چار ستون ہین ہر ایک کو نیچے ایک
ستون ہی اور زیادتی مین باب الندوہ کے چھتیس ستون
ہین اور زیادتی مین باب ابراہیم کیطرف اٹھارہ ستون
ہین * بیان قبون کا اما قبے مسجد الحرام کے ایک سو باون
ہین انمین سے جانب شرقی مسجد الحرام سے چوبیس قبے ہین
اور جانب شمالی حرم سے چھتیس قبے ہین اور جانب جنوبی حرم
چھتیس قبے ہین اور وہ رکن مسجد الحرام کا کہ قریب منارہ حزورہ
کے ہی اسمین ایک قبہ ہی اور زیادتی مین باب الندوہ کے سولہ
قبہ ہین اور زیادتی باب ابراہیم کیطرف پندرہ قبے ہین
بیان کنگورون کا اما کنگورے مسجد الحرام کے سب یکہزار تین سو
باون ہین انمین سے ایک سو تین کنگورے سنگ رخام
ہین اور باقی سب حجر شمیسی سے ہین اور جانب مشرق حرم

ابکے

ایک سو پاین تیس کنگورے ہاین اُسمین ایک کنگورہ رُخام کا
اور وہ بڑا ہے اور باقی سنگ شمیسی سے ہاین اور جانب شمالی
حرم سے تین سو ایکتالیس کنگورے ہین ستائیس رخام سے ہاین اور انمین
تین کنگورے بڑے ہاین اور باقی حجر شمیسی سے ہین اور جانب
غربی حرم سے دو سو چار کنگورے ہاین اور انمین چہتر کنگورے
سنگ رخام سے ہاین انمین ایک کنگورہ بڑا ہے اور باقی حجر شمیسی سے
ہاین اور جانب جنوبی حرم سے تین سو تین تیس کنگورے ہین
انمین سے ستر کنگورے رُخام سے ہاین اور انمین بھی تین کنگورے
بڑے ہاین اور باقی سنگ شمیسی سے ہاین اور زیادتی مین باب
الندوہ کے ایک سو اکانوے کنگورے تمام حجر شمیسی سے اور
زیادتی مین باب ابراہیم کیطرف ایک سو چھیالیس کنگورے
ہاین سنگ شمیسی سے ہاین فقط نہ سوائے اسکے بیان منارون کا
اما منارے مسجد الحرام کے واسطے اذان کے اس زمانے تک سات

عدد ہیں کہ انپر اذان کہتے ہیں پانچ وقت ایک منارہ ان میں
سے باب عمرہ کے پاس ہی اور دوسرا منارہ قریب باب
السلام کے ہی اور تیسرا منارہ باب علی پاس ہے چوتھا منارہ
باب الحزورہ پاس ہے پانچواں منارہ باب الزیادہ پاس ہے
چھٹا منارہ قریب مدرسہ سلطان قائیتبائی کہ واقع ہے در
میان صفا اور مروہ کے قریب مسعی ہے یعنے جہاں سے دوڑتے
ہیں ساتواں منارہ سلیمانیہ ہے سلطان سلیمان خان کا
کہ واقع ہے درمیان باب الزیادہ اور باب السلام کے اور
یہہ بھی معلوم رہے کہ مسجد الحرام میں پہلے زمانے میں منارے
دوسرے بھی تھے کہ ذکر کیا ہے انکا علماء تواریخ نے اپنی کتابوں میں
ولیکن نہ باقی رہا ہے انمیں کچھ نشان اس زمانے میں یہہ حاصل کلام
قطب الدین اور دوسروں کا ہی فائدہ مشتمل علامہ محمد سنانی
سے تعداد تمام گزوں کی ہوئی تھی کہ وہ سب مسجد الحرام ایک

لاکھ پس ہزار گز ہیں ولیکن تحقیق وہ ہی کہ علامہ فاسی نے
تاریخ صغیر اپنی میں کہ نام اسکا تحصیل المرام ہے نقل کیا ہی کہ ماپنا ہاتھ کا
ہاں نے مسجد الحرام کو لوہے کے گز سے اور تحریر اسکے سے گز چلتا تھا
بھی ظاہر ہوتا ہی یعنے علامہ فاسی نے ہاتھ کا گز بھی لکھا ہے
پس ماپنا ہاں نے لنبائی مسجد کی دیوار غربی سے تا دیوار شرقی
کہ مقابل اُس دیوار کے ہی مقدار تین سو چھپن اور آٹھواں حصہ
گز ہی لوہے کے گز سے پس ہوتی ہی وہ لنبائی مسجد کی
ہاتھ کے گز سے چار سو ساٹھ گز اس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ
گز لوہے کا ہاتھ کے گز سے شاید بڑا ہوئیگا فقط اور ماپنا ہاں نے
بیچو بیچ دیوار غربی حرم سے حطیم میں ہو کر نزدیک دیوار شامی
کعبہ مشرفہ سے تا بیچو بیچ دیوار شرقی حرم تک یعنے ماپنے کے
وقت اوس ماپنے والے نے بیچ دیوار اور حطیم میں ہو کر ماپا
لنبائی سے اور ایک بازو سے دیوار کے میں ماپا ہی ورماپا

ہاین تو عرض مسجد الحرام کا دیوار شامی سے تا دیوار یمانی تک
دو سو چھپن گز لوہے کے گز سے اور ہوتی ہے وہ ہاتھ کے
گز سے تین سو چار گز اور ناپنا میرا بیچوں بیچ دیوار شامی حرم سے
ہاین دیوار شرقی کعبہ اور مقام ابراہیم ہاین ہو کر بلکہ گذرا ہاین
نزدیک مقام ابراہیم کے ہو کر تا بیچوں بیچ دیوار یمانی تک انتہی
جسطرح ذکر کیا ہے فاسی نے پس اسطریق سے تمام گز مسجد کے
حساب ضرب سے بموجب گز لوہے کے چھ سو بائیس گز ہوتے
ہاین اور ہاتھ کے گز سے سات سو گیارہ گز ہوتے ہاین واللہ اعلم



چوتھی فصل ہاین

مقدار مطاف مین کہ اسقدر تھی مسجد زمانے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم تک اور مطاف طواف کی جگہہ کو کہتے ہاین جاننا چاہئے
کہ مولانا علی قاری نے شرح منسک متوسط مین لکھا ہے کہ

مراد مطاف سے وہ مکان ہی کہ مقرر کیا گیا واسطے طواف کے
اور اسقدر تھی مسجد الحرام زمانے تک حضرت پیغمبر صاحب صلی اللہ
علیہ وسلم کے انتہی اور مولانا قطب الدین مکی نے تاریخ مکہ معظمہ مین
لکھا ہی کہ مطاف مطلق اسقدر ہی گرد بیت اللہ شریف کے
کہ فرش کیا ہی اسمین اسوقت تک پتھرون کو تراش کے
قسم سنگ صوان سے اور تیار ہوا تھا وہ دایرہ مطاف سن
نوسو ایک ستھہ ہجری مین حکم سے سلطان سلیمان خان
ابن سلطان سلیم خان کے کہ سلاطین روم سے تھا انتہی بھی
لکھا مولانا قطب الدین نے اور خبر مین آیا ہی کہ ہوئی ابتدائے
فرش مطاف کی پتھرون صوان سے ایام خلافت سلطان
سلیم خان ثانی یعنے دوسرا ابن سلیمان خان اول سے کہ سلاطین
روم سے تھا اور پہلے اسکے بنایا تھا موضع مطاف کو اور طرح سے
یعنے بنایا تھا اوپر حاشیہ مطاف کے پتھرون سے دایرے کی

شکل اور اونچا کیا تھا اُسکو زمین سے تا کہ ظاہر اور روشن ہو
حد مطاف کی اور یہہ بھی جاننا چاہیئے کہ خبر نہیں ہے وقت تالیف
کرنیکے اس رسالہ کے اوپر کسی کتاب کے کہ اندازہ کیا ہو اُس کتاب
میں عرض و طول موضع مطاف کو گزونسے اسواسطے ماپا مین نے
اُسکے تئین اپنی ذات سے گز شرعیہ سے کہ وہ چوبیس انگلی کا
ہے اور مطاف کی جگہہ واقع ہے دایرے کی طرح نہ اوپر صورت
تربیع کے اور دایرہ اُسکا سب طرف سے یکساں بھی نہیں ہے
اور تربیع بمعنے مربعہ یعنے چاروں طرف سے برابر ہو اسواسطے
ماپا مین نے اُسکو چاروں طرف ہے مقابلہ سے اور بیچ کعبہ مشرفہ
سے یعنے سامھنے سے سامھنے تک پس ماپا مین نے شمال کیطرف
کعبہ مشرفہ کے اور باہر دیوار حطیم سے پچیس گز اور ایک بالشت
دو انگشت اور مغرب کی طرف کعبہ مشرفہ سے چوبیس گز ہے
دو انگشت کم اور جنوب کیطرف کعبہ مشرفہ سے اکیس گز اور

اور اٹھو انگشت ہی اور مشرق کیطرف کعبہ معظمہ تا نہایت
باب السلام قدیم تک چوالیس گز ہی اور حساب کیا گیا
ہی کہ یہہ سب گز سب جوانب کے مقابلے سے اور بیچ سے
کعبہ شریف کے اور نہ کو نون اور نہ اُسمکان سے کہ واقع
ہی درمیان بیچ کے اور اگر حساب کیا جاوے مقابلہ
اور غیر وسط یعنے غیر بیچ سے تو ظاہر ہی کہ فرق اس مانپ
مین پڑ جاوے اِس سبب سے کہ مطاف واقع ہی دائرے
کی طرح پر نہ بصورت مربع کے ٭ فَلْیَتَدَبَّرُو اللّٰہُ
اَعْلَمُ بِحَقِیْقَۃِ الْحَالِ وَاِلَیْہِ الْمَآلُ
پس غور کر تو کہ اللہ تعالی جانیوالا ہی حقیقت حال کا
اور اسیکی طرف سب کو پھجا نا ھی واللہ اعلم بالصواب

پانچوین فصل مین

بیان ہی کعبہ شریف اور حرم محترم کی مانپ کا اور جو

اسکے علاوہ ہین بہی ان سب کی ماپ اور لنبی بہی ایک
جاناچاہئے کہ جامع الرموز مین آیا ہی بیچ مقیدہ مساحت
مسجد الحرام کے وہ عبارت یوہ ہی ﷺ وَالْمَسْجِدُ فِی
وَسَطِ مَكَّةَ ذِرَاعُهُ مِائَةٌ وَأَلْفٌ وَعِشْرُونَ
وَطَاقَاتُهُ أَرْبَعُونَ طَاقَةً وَأُسْتُوَانَا
تُهُ أَرْبَعٌ وَعِشْرُونَ أَرْبَعُ مِئَةٍ كُلُّهَا مِنْ مَرْمَرٍ
وَرُخَامٍ وَأَبْوَابُهُ خَمْسَةَ عَشَرَ ترجمہ
یعنے مسجد الحرام بیچ مکے ہین ہی گیارہ سَو بیس گز ہی
اور طاق اسکے چالیس ہین یعنے محراب دروازونکی چالیس
ہین اور ستون اسکے چار سَو چوبیس ہین سب سنگ
مرمر کے اور رخام کے اور دروازے اسکے پندرہ ہین انہی
جاناچاہئے کہ بلندی بیت اللہ شریف کی کہ کعبہ ظاہر ہے
طرف آسمان کے اس ایام مین اٹھارہ گز ہی اور پانوگز

اور

اور گز شرعیہ چوبیس انگشت کا اور انگلی کا پہلو اور وسط
ہو نہ جڑ اور نہ نوک اور انگلی چھہ جو کی اعتبار ہی نہ کم
نہ زیادہ اور جو کو انگلی پر پہلو سے رکھنا چاہئے اور طول
بیت اللہ شریف کا رکن یعنے کونے حجر اسود سے تا رکن عراقی
کہ دیوار شرقی خانہ کعبہ ہی پچیس گز ہی اور چھہ قلعہ یعنے
چھہ بالشت اور رکن یمانی سے تا رکن شامی کہ دیوار غربی
کعبے کی ہی چوبیس گز ہی اور ایک بالشت اور عرض
بیت اللہ شریف کا رکن یمانی سے تا رکن حجر اسود کہ دیوار
جنوبی کعبہ شریف کی ہی اکیس گز اور ایک بالشت ہی
اور رکن شامی سے تا رکن عراقی کہ دیوار شمالی کعبہ ہی بائیس
گز ہی اور عرض دیوار خانہ کعبہ مشرفہ دو گز ہی اور واسطے
بیت اللہ کے دو چھت ہین ایک کے اوپر ایک یعنے دو چھتین
ملی ہوئین ہین اور طول چھتونکا ایکطرف سے اکیس گز

قدر زیادہ ہی اور دوسری طرف سے بیس گز ہی قدر
زیادہ اور عرض دو نو جہت کعبۂ معظمہ کا ایکطرف اٹھارہ
گز ہی اور دوسری طرف سے سترہ گز ہی اور دروا
زۂ کعبہ شریف کا دیوار شرقی مین ہی اور طول درواز
کعبہ مشرفہ کا چھہ گز اور دس انگشت ہی اور عرض درواز
کعبہ کا چار گز ہی اور تختے دروازے کے ساج کے لکڑی کے ہین
اور تنگ یعنی ہر اسپر چاندی کے لگے ہین اور چاندی
کی میخون سے مظبوط کیا ہی اور بلندی آستانے کی
یعنی چوکھٹ کعبہ مشرفہ کی زمین سے چار گز اور ثمن یعنی
آٹھوان حصہ گز کا ہی اور ناودان کعبہ شریف کا کہ
اسکو میزاب رحمت کہتے ہین اور ہندی زبان مین پنالہ
کہتے ہین درمیان دیوار شمالی کعبہ مابین رکن عراقی اور رکن
شامی کے ہی اور حجر اسمٰعیل علیہ السلام نیچے اس میزاب

رحمت کی ہی اور حجر اسود درمیان مشرق اور شمال کے جو
رکن کعبہ شریف کا ہی اُس رکن مین ہی اور بلندی حجر اسود کی
زمین سے اڑھائی گز ہی اور چھٹا حصہ گز سے تھوڑا زیادہ ہی
اور تعداد عرض اور طول حجر اسود کا کہ ظاہر ہی ایک وجب
یعنی ایک بالشت اور چار انگشت اور انگلیان آپس مین
ملی ہون اور طول اور حد مستجار کی چار گز اور پانچ انگشت
ہی اور مقام مستجار درمیان رکن یمانی اور دوسرے دروازے
کعبہ مشرفہ کے ہی وہ دروازہ کہ اس زمانے مین بند ہی
اور اُسکو مستجار اسواسطے کہتے ہین کہ اُس جگہہ آدمی کھڑے
ہوتے ہین اور ہاتھہ اوپر دیوار کعبے کے رکھکر دعا کرتے ہین
اور مغفرت گناہون سے طلب کرتے ہین اسواسطے اُسکو مستجار
مِنَ الذُّنُوبِ کہا ہی اور عرض اُس دروازے بند کا تین
گز ہی اور طول پانچ گز سے تھوڑا زیادہ ہی اور حطیم کا

ول نام حِجر تھا اصطلاح کر حی کو زیر اور جیم کو زبر اور اب
اس زمانے میں اُسکو حطیم کہتے ہیں وہ حطیم ایک حاطہ ہے
مدوّر یعنے گول ادھا دایرہ اور یہہ حجر جانب شمالی کعبے شریف
سے نیچے ناودان کعبے کے ہی اور حجر اُس جگہہ کا نام اسواسطے
ہوا کہ وہ جگہہ جدا ہوئی ہی کعبہ مشرفہ سے اور حد اُس
حجر کے رکن عراقی سے تا رکن شامی تک ہی اور زمین حجر کے
پتھروں رخام سفید اور سیاہ اور سرخ اور سبز اور زرد
سے فرش کیا ہی اور اُس جگہہ سے کہ نیچے پرنالے کعبہ شریف
کے ہی تا دیوار حجر تک کہ مقابل اُسکے ہی دس گز اور
تین پاؤ گز ہی اور سات گز یا چھہ گز اور ایک وجب
یعنے ایک بالشت اُسمین زمین کعبہ مشرفہ کی ہی اور باقی
زمین حجر کی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بکریونکی جگہہ تھی
بعدہ اُسکو داخل حجر میں کیا ہی اور اُس حجر کے دو دروازے

ہین ایک نزدیک رکن شامی کے اور دوسرا نزدیک رکن
عراقی کے اور مابین دونو دروازے حجر کے فاصلہ بیس گز
ہی اور دایرہ حجر کا بیچ کیطرف سے اوپر کا اٹھائیس گز
ہی اور باہر کیطرف سے چالیس گز اور پاؤ گز ہی

بیان حفرہ کا ٭ کہ وہ ایک حوض ہی ملا ہوا دیوار شرقی
کعبہ مشرفہ سے اور نزدیک آستانہ کعبہ مشرفہ کے اور وہ اِن
ایام مین مقام جبرئیل مشہور ہی اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ
حفرہ وہ جگہ ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام گارہ تیار کرتے
تھے واسطے تعمیر کعبہ شریف کے اور اسواسطے اہل مکہ اِس
حفرے کو معجنہ کہتے ہین اور طول حفرے کا سات بالشت
اور سات انگشت ملے ہوئے ہی اور عرض اسکا پانچ
وجب یعنے پانچ بالشت اور تین انگشت طرف کعبہ کے ہی
اور عمق یعنے گہراؤ اُسکا ایک بالشت اور چار انگشت ہی

اور شیخ محی الدین طبری وغیرہ نے لکھا ہے کہ یہہ حفرہ وہ
جگہہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے حضرت سید عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھہ پانچ وقت کی نماز درمیان روز معراج
کے اُس موضع مین گذاری ہے اور وقت پانچ وقت کی
نماز کے معین کئے ہین اُس زمانے مین کہ خدا تعالے جل جلالہ
نماز اِس امت مرحومہ پر فرض کی ہے واللہ اعلم بالصواب
بیان حدود مطاف کا معلوم جانا چاہیئے کہ حد مطاف
کی یعنے طواف کرنے کی جگہہ کی حطیم کیطرف دیوار حطیم سے
تا حد مطاف پچیس گز اور ایک بالشت اور دو انگشت
ہے اور جانب غربی کے شادروان کعبہ شریفہ سے
تا سر حد مطاف چوبیس گز سے دو انگشت کم ہے اور
شادروان یعنے پشتہ کعبہ اور جنوب کیطرف شادروان
کعبہ سے تا سر حد مطاف اکتیس گز اور آٹھہ انگشت ہے

اور دروازے کعبۂ مشرفہ کیطرف سے تا سرحد مطاف ترپن گز
ہیں اور تا حد باب السلام قدیم چوالیس گز ہیں اور تمام طول
مطاف کا مابین حد شمال سے جنوب تک اٹھانوے گز
اور تین پاؤ گز دو انگشت کم یا قدرے زیادہ ہیں ٭ بیان
عرض زمین مطاف کا قدموں کی گنتی سے اما عرض زمین
مطاف کہ گرداگرد کعبۂ مشرفہ کے پتھر سفید سے فرش کیا ہے
دروازے کعبے سے مشرق کی طرف کہ مقام ابراہیم ہے
وہاں سے تا شادروان کعبۂ معظمہ تک کہ مقابل اس مقام
کے ہے چھپن سنتیس قدم ہیں اور شمال کیطرف کنارۂ حد
مطاف سے تا دیوار حطیم کہ مقابل اسکے ہے اڑتیس قدم
اور چھ انگشت ہیں اور مغرب کیطرف کنارۂ مطاف سے
تا شادروان دیوار کعبۂ معظمہ تک اکاون قدم سے
دو انگشت کم ہیں اور یہ طرف اور طرفوں سے زیادہ ہے

اور جنوب کیطرف کنارۂ مطاف سے تا شادروان دیوار
کعبہ مطہرہ کی اُس جگہ تک کہ حجر اسود ہے سینتالیس قدم
ہے بیان ستونات مطاف کا اما ستون دایرہ مطاف
کے جو واسطے لٹکانے قندیلونکے کھڑے کئے ہاین وہ سب ستون
تین تیس عدد ہاین اکتیس عدد ہفت جوش کے یعنے ہفت
دھات کے ہاین اور اُسکو بعضے لوگ برنجی بھی کہتے ہاین
اور دو ستون دو نوکونو پہ سنگ مرمر سفید کے ہاین اور زر
میان ہر فرجہ دو ستون یعنے ہر دو ستونون کے درمیان
ہاین سات قندیل شیشے کے لٹکے رہتے ہاین اور ہر روز روشن
ہوتے ہاین اور یہہ قندیلین گرد مطاف کے دو سو چوبیس
ہاین اور تمام قندیلین حرم کی انگھر ہاین سب شیشے کی ہاین جاننا
چاہئیے کہ حرم محترم و بیت اللہ معظم تھوڑے سے بھرے ہاین
چارون طرف سے چنانچہ رکن حجر اسود متقابل دونو مشرقونکے

بیچ واقع ہوا ہی اور ستارہ قطب کا برابر رکن عراقی کے
معلوم ہوتا ہی باقی کو نے اسیطرح قیاس کرنا چاہئیے

بیان مصلون کا جانا چاہیئے کہ پہلا مصلا حنفیہ کہ وہ ایک ایوان
ہی یعنے ایک مکان ہی تین درکا وہ منزلہ لعمارت عظیم الشان
طرف شمال کے باہر ستونات مطاف سے واقع ہی اور
اُس مصلے سے دیوار حطیم تک اڑتالیس گز ہی اور دوسرا
مصلا شافعی ہی کہ قریب چاہ زم زم کے ہی اور یہہ مصلا
دیوار کعبہ شریف سے چالیس گز ہی اور اُسطرف کوئی ستون
مطاف کا نہین اور یہہ مصلا بھی باہر ہی چد ستونوں سے
اور یہہ واقع ہوا ہی درمیان عمارت چاہ زمزم اور منبر
عالی سنگ مرمر کے اور اُسپر ایک مکان ہی بیکدرہ متصل
مقام ابراہیم علیہ السلام کے مشرق کیطرف اور تیسرا
مصلا حنبلی ہی اور اُسپر بھی ایک مکان ہی چھوٹا سا

ایکدرہ مقابل حجر اسود کے باہر ستونون مطاف سے جانب
شرق کے اور کنارہ دیوار حصیلے سے تا پشتہ دیوار کعبہ کہ
نیچے حجر اسود کے ہے سینتالیس گز ہے چوتھا مصلا مالکی
ہے کہ اُسپر ایک چھکان ہے ایکدرہ جانب مغرب کے باہر ستونات
مطاف سے واقع ہے اور کنارہ حصیلے سے تا شادروان کعبہ
بینسٹھ گز ہے بیان مقام ابراہیم علیہ السلام یون نقل ہے
شیخ عزیز الدین سے کہ تاریخ سات سو ترپن ہجریہ مقدسہ مین
مجاور کعبہ معظمہ کا تھا مین اور مقام ابراہیم علیہ السلام کو پیمایش
کیا مین سو پایا مین نے بلندی مقام مذکور کی روئے زمین سے
ثلث یعنے تھائی گز اور آٹھوان حصہ گز کا ہے اور اوپر سے
وہ سنگ مربع ہے یعنے چارون طرف سے تین پاؤ گز ہے
اور اُسپر نشان قدمین مبارک حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہے
اور گرد جگہہ قدمون مبارک حضرت کے پتر چاندی کے لگائے

ہین اور پستے یعنے بچائی قدمون کی پتّر چاندی سے ساڑے
سات قیراط ہے یعنے تیسرا حصہ گز سے آدھا قیراط کم ہے اور گز
چوبیس قیراط کا ہے اور چارون طرف اُس موضع کے ایک
صندوق زمین مین مضبوط کیا ہے اور اوپر اُس صندوق کے
غلاف اطلس سیاہ زربفت کا پہنایا ہے اور اوپر اُس صندوق
ایک گنبذ چھوٹا سا لکڑی کا چار ستونون پر کھڑا ہے اور بیچ
اُسکے سونے اور لاجورد وغیرہ سے تمام منقش کیا ہے اور بہت
زیب اور زینت سے سوارا ہے اور اوپر اُس گنبذ کے شیشے کے
تختون کو باہم ملا کر میخ زد کیا ہے اور ہر چار طرف صندوق کے چار
شباکہ ہفت جوش کے یعنے چار ٹٹی جالی دار ہفت دھات کی
اُن چار ستونون سے کہ ذکر ہوئے ہین وصل ہین اور پیچھے اُس
گنبذ کے ایک مکان ہے کہ پتھر کے ستونون پر تعمیر کیا ہے اور اُس
مکان کا نام ایوانہ خلف کہتے ہین اور طول اُسکا اور عرض اُس

اُس موضع مصلے کا کہ جگہہ نماز گذارنے کی نفل طواف کی ہے نیچے
اُس مکان کے پانچ گز اور سدس گز یعنے چھٹا حصہ گز ہے اور طول
و عرض شباکہ یعنے اُس جالی کا پانچ گز ہے اور شباکہ پنجرے کو
بھی کہتے ہیں اور اُس صندوق سے کہ جسمیں مقام شریف ابراہیم
علیہ السلام ہے تا آستانہ دروان کعبہ بیت اللہ اکیس گز سے اٹھوان
حصہ کم ہے اور حجر اسود سے تا مقام مذکور تک ستائیس گز ہے بیان
منبر کا جاننا چاہیئے کہ منبر خطبہ جمعہ کا مقابل رکن عراقی کے واقع
ہوا ہے بعمارت سنگ مرمر سفید عظیم الشان کے تیرہ زینے کا ہے
اور اوپر اُسکے ایک گنبد ملمع طلائی ہے بیان چاہ زمزم کا جاننا
چاہیئے کہ عمق یعنے گہرائی بیر زمزم کی ستہ گز ہے اور عرض منہ اُس
چاہ کا چار گز سے چار گز ہے اور دیوار کعبہ شریف سے تا چاہ زمزم
تک تین تیس گز ہے اور فرق درمیان مقام ابراہیم علیہ السلام کے اور
چاہ زمزم کے اکیس گز ہے اور پیچھے اُوس مکان کے کہ جسمیں چاہ زمزم

ہی ایک گنبذ ہی کہ اُسکو قبۃ الفراشین کہتے ہین اِسواسطے
کہ فراش لوگ اُسمین شمع اور شمعدان اور بچھونے اور قرآن مجید اور
جو کچھ حاجت کی چیزین ہین مسجد الحرام کی سب اُس جگہہ رکھتے ہین
اور پیچھے اُس قبۃ الفراشین کے ایک گنبذ دوسرا ہی کہ اُسکو سقایۃ
الحاج کہتے ہین اور پیچھے اُس مکان کے کہ مصلّا ہے شافعی اُسمین ہی
ایک دروازہ کہ اُسکو باب السّلام کہتے ہین اور ایک زینہ چوبی مانند
منبر کے گیارہ پایکا واسطے داخلی بیت اللہ شریف کے قریب مکان
زمزم کے رہتا ہے کہ نواب مدراس نے بھیجا تھا بیان مفصل گنتی اور
دور ستونات مسجد الحرام کا جاننا چاہئے کہ کتنے ستون مسجد الحرام کے
گرد بگرد کتنے دور مین ہین سوائے ان ستونونکے کہ باب السلام اور
باب زیادہ بیان ہوئے وہ سب چھ سو چوراسی ستون ہین چارون
طرف حرم کے اور ہر طرف تین قطار ستون ہین بعضے جگہہ کم اور
بعضی جگہہ زیادہ چنانچہ کنج صفا کیطرف تین قطار ستون ہین

کچھ کم اور باب ابراہیم اور باب الزیادہ کیطرف تین قطار سے
زیادہ ہیں پچاسی ستون بیان مفصل منارہ کا جاننا چاہیئے
کہ منارہ مسجد الحرام کے سات ہیں چار چاروں کونوں پر حرم کے اور
تین منارے سوائے کونوں کے ہیں اور زبیر جندی نے کہا کہ مساحت
حرم کی یعنے مانپ مسجد الحرام کی ایک لاکھ بیس ہزار گز ہے لیکن طول
مسجد الحرام کا ہاتھ کے گز سے علامہ فاسی کے زمانے میں باب بنی شیبہ
سے کہ مشہور ہے ساتھ باب السلام کے اور وہ کونہ دیوار شرقی مسجد کا
ہے تا باب عمرہ کہ وہ کونہ غربی مسجد کا ہے چار سو سات گز ہے اور
دوسرے حساب سے یہہ مانپ گزوں کی تین سو پچیس خطوہ ہوتی ہے
اور خطوہ بمعنے قدم رفتار اور عرض حرم شریف کا باب بنی مخزوم
کہ مشہور ہے ساتھ باب الصفا کے اور یہہ دیوار جنوبی مسجد کی ہے تا دیوار
اصلی مسجد کی کہ شمال کیطرف ہے قریب باب الندوہ تین سو چار گز ہے
اور یہہ مانپ دوسرے حساب سے دو سو تریپن خطوہ ہوتے ہیں

چھٹی فصل بین

بیان ہی صفا اور مروہ اور کچھہ تھوڑا منی کا اور حدود حرم محترم کا اور حدین عرفات کا اور مسجد نمرہ کا بیان ہی ٭ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ ٭ ترجمہ صفا اور مروہ جو ہین نشان ہین اللہ کے۔ فائدہ صفا اور مروہ دو پہاڑ ہین مکے کے شہر مین ٭ کہتے ہین کہ صفا اور مروہ باہر ہین مسجد الحرام سے اور مشرق کو ہین صفا جانب جنوب کے اور مروہ جانب شمال کے ہی اور جامع مین لکھا ہی کہ درمیان دونو پہاڑون مین صفا اور مروہ کے اٹھہ سو اٹھتر گز کا فرق ہی اور شرح صراط المستقیم مین لکھا ہی کہ دو میل اخضر دیوار حرم مین رکھی ہین آج کے دن تک اور وہ ایک علامت ہی انتہائے جگہہ سعی کا نشے وہ دونو میل پتھر کی بشکل منارے کے ہین اور سبز رنگ ہین اور دیوار حرم مین وصل ہین جو وقت

رصفا اور مروه کے بیچ مین سعے کرتے یعنے دوڑتے ہاین
تو دونو میلون کے درمیان مین جتنی جگہ ہے اُسقدر دوڑ
رجاتے ہین ساتوان پھیرون مین اور باقی کی جگہ مین
آہستہ چلتے ہین اور شیخ الاسلام نے لکھا ہے کہ دو نشان
ہین میل کی شکل کھینچے ہین دیوار مسجد الحرام مین اور الگ نہین
ہین وه دیوار حرم سے اور یہہ دونو علامت ہین واسطے سعی
کے یعنے صفا سے مروه کیطرف جاوے تو اُس میل سے اُس میل
تک دوڑ کر جاوے اور مروه سے صفا کو آوے تو اُس میل سے اُس میل
تک دوڑ کر آوے مگر عورت اور بیمار کو آہستہ چلنے کا حکم ہے
بیان مین آیا ہے کہ منی باہر ہے مکہ معظمہ سے مشرق کیطرف
اور تھوڑی مائل ہے یعنے دبی ہے جنوب کیطرف پھر اگر کوئی
اُس موضع مذکور مین نماز گذارے تو چاہئے کہ متوجہ ہو طرف
مغرب شمالی کے اور زاد الغریب مین آیا ہے کہ منی سے

تین میل ہی مزدلفہ اور عرفات چھ میل ہی منی سے تقریباً اور
مناسک مین ملا رحمۃ اللہ سندھی علیہ الرحمہ کے آیا ہی کہ حدین
عرفات کی چھ ہین پہلے حد تمام ہوتے ہی اس شاہ راہ تک کہ
جاتی ہی مشرق کیطرف دوسری حد ان پہاڑون تک کہ پیچھے
زمین عرفات کے ہین تیسری حد باغون تک یعنے باغون تک
کہ متصل ہین قریہ عرفات سے اور یہہ قریہ واقع ہی بائین طرف
اس شخص کے جو کھڑا ہو عرفات کی زمین پر قبلہ کیطرف منہہ کر کے
اور قریہ یعنے گاؤن ہی چوتھی حد تمام ہوتی ہی وادی عرفات تک
یعنے عرفات کے میدان تک اور عرفات تمام داخل ہی زمین حل مین اسواسطے
کہ حد حرم کی تمام ہوئی مسجد نمرہ مین کہ وہ باہر زمین عرفات سے ہی ملی ہوئی زمین
عرفات سے اور بعضے علمانے لکھا ہی کہ تھوڑی سی مسجد مذکور عرفات
کی حد مین داخل ہی اور شرح ملا علی قاری مین اوپر مناسک کے
لکھا ہی کہ مسجد نمرہ آخر حد عرفات سے قریب اسکے بلکہ بعضون نے

لکھا ہے کہ بعضے اسی قول پر ہاین اور ترجمہ خلاصہ مشکوٰۃ مین کہ
نام اسکا صراط الحیوٰۃ ہی لکھا ہی کہ نمرہ کی نون کو پیش اور میم کو
زیر اور ریکو زبر قریب وادی عرفات اور نہایت زمین حرم کے
ہی یعنے زمین حرم کی وہان تک ہی اور زاد الغریب مین آیا ہی
کہ مراد حرم سے حرم مکہ ہی یعنے یہان حرم سے مراد شہر مکہ ہی کہ
شہر مکہ سے ہر چار طرف حدین حرم کے مقرر ہین چنانچہ جانب
مشرق کے چھہ میل تک حد حرم کی ہی اور جانب مغرب اس
شہر سے بارہ میل ہی اور جانب شمال کے تیرہ میل ہی اور جانب
جنوب کے چوبیس میل آی اور شرح صراط المستقیم مین لکھا ہی
کہ نمرہ ایک موضع ہی نزدیک عرفات سے اور آخر زمین حرم کے
ہی اور گویا کہ وہ ایک برزخ ہی درمیان حل اور حرم کے اور برزخ
اسکو کہتے ہین کہ ایک چیز دو چیز و نمین ملی ہو جیسے کہ جو نکا میں
اور لکڑی مین ملتا ہی اور جانور و نمین مینڈ آدمی اور جانورو نمین

ملتاہی اسیطرح وہ زبان نمرہ کی حل اور حرم دونوں بین بلتی
ہی جدا نہین معلوم ہوتی ہی حل یعنے غیر زمین سوائیے حرم کی
زمین سی اور ملا علی قاری نے لکہا ہی کہ مسجد نمرہ مین وقوف
جائز نہین ہی یعنے نمرہ کی مسجد مین یوم الحج مین کہڑا رہنا درست
نہین ہی کہ وہ قریب عرنہ کے ہی اور درمیان شرح کنز کے
آیا ہی کہ بطن عرنہ یعنے عرنہ کی حد کے بیچ مین کہڑا ہونا درست نہین
اور وجہ اسکی یہہ ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کو اس
جگہہ کہڑا دیکہا ہی جاننا چاہیے کہ عرنہ قریب عرفات کے ہی اور
وہ مقام عرنہ چار میل چار جگہہ بنے ہین بصورت ایک دیوار چبوتر
کے اسمین سے دو میل کہ طرف کعبہ مشرفہ کے ہین وہ حد زمین
حرم کی ہی اور وہ دو میل دوسرے کہ طرف عرفات کے ہین
وہ حد زمین عرفات کی ہی اور ان دونو حدونکو بطن عرنہ کہتے ہین
اس درمیان مین روز حج کے کہڑا ہونا نچاہیئے واللہ اعلم بالصواب

دوسرا باب بیچ بنا مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان مین اور اس باب مین چھ فصل ہین

پہلی فصل مین بنا مسجد شریف کا بیان ہی ٭ اب جاننا چاہئے کہ بعد بیان کرنے عرض اور طول اور بنا کعبہ معظمہ اور حرم محترم کے تھوڑا سا بیان بنا مسجد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کا ہوتا ہی وہ یہ ہی کہ علماء سیر اور تاریخ کے قبول کرے اللہ تعالے کوشش انکی یون بیان کرتے ہین کہ جب انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ کیطرف تشریف فرما ہوئے اور ناقہ سواری مبارک کی داخل مدینہ منورہ کے ہوا ہر انصاری کہ عاشق اوس ذات پاک کے اور پروانہ جمال جہان ارائے انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تھے آپ کی خدمت مین عرض کی کہ ہمارے گھر کو اپنے قدمون سے روشن فرمائیے آپ نے فرمایا کہ یہ ناقہ حق تعالی کیطرف سے

مامور ہی جہان آپ سے بیٹھ جاویگا وہان ہین رہونگا
پس وہ ناقہ جب قریب اوس جگہ کے جہان اب مسجد ہی
پہنچا خود بخود مسجد کے دروازے کی جگہ بیٹھ گیا تب آنحضرت نے
اپنے زبان فیض ترجمان سے فرمایا ٭ هٰذَا الْمَنْزِلُ لَنَا اِنْشَاءَ
اللهُ تَعَالٰى یعنے یہی مقام ہمارا ہی اگر چاہا الله تعالے نے
اور آپ ناقے سے اترے اور یہ آیت پڑھے ٭ رَبِّ اَنْزِلْنِیْ
مُنْزَلًا مُبَارَكًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ٭ ترجمہ
ای رب اتار مجکو برکت کا اتارنا اور تو ہی بہتر اتارنیوالا اور
اسوقت اوس جگہ چند درخت کھجور کے تھے اور اونمین ایک
مربد تھا حق دو یتیم کا کہ بعضے انصار اون دونو یتیمونکو پرورش
کرتے تھے یعنے مربد اوس جگہ کو کہتے ہین جہان کھجور سکھلائی
جاتی ہی بعد تشریف لانے آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کے
بعضے مسلمانونے اوس جگہ پر نماز پڑہنا شروع کیا بعد

چند روز کے جناب رسالت مآب نے اون دونو یتیمونکو بلوا فرمایا کہ تم اپنی اس جگہہ کو مسجد بنانے کے واسطے ہمارے ہاتھہ بیچ ڈالو اون دونو نے عرض کی کہ بے قیمت ہم آپ کی نذر کرتے ہین آپ نے یہ بات قبول نہ کی اور بہ قیمت دیکر اونسے وہ جگہہ مول لی بلکہ بعضے انصاریون نے چند درخت کھجور کے قیمت سے زیادہ انکو دیئے بعد خرید کرنے کے آپ نے فرمایا کہ اس زمین کو برابر اور ہموار کردو اور جو درخت بے موقع تھے اونکو کٹوا ڈالا بعد برابر ہونے کے بنا مسجد مبارک کی شروع ہوئی اور بقیع بان مسجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے شمال کیطرف قریب بیر ایوب کے اینٹین بنوائین اور آپ اپنی ذات پاک سے اور کتنے اصحاب پتھر اور اینٹ وغیرہ لاتے تھے اور واسطے شوق زیادہ کرنے اور تسلی اصحاب کے یہہ بیت خوشخبری کے مضمون کے پڑھتے تھے ؛ اَللّٰھُمَّ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُ الْاٰخِرَۃِ فَارْحَمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَۃَ ؛ ترجمہ

ترجمہ یا اللہ نہین بھتری مگر بھتری آخرت کی پس رحم کر تو انصار
اور مہاجرین پر اور چھت مسجد کی کھجور کی شاخون سے بنائی
اور ستون اوسکے کھجور کی لکڑی کے اور حدیث مین آیا ہے
کہ جب جناب رسالت مآب نے مسجد کی بنا رکھی حضرت
جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالے کیطرف سے یہ حکم لائے کہ چھت
بناؤ مانند چھت حضرت موسی علیہ السلام کے کہ اوسکی بلندی
سات گز سے زیادہ نہو اور کوئی زینت اور نقاشی کی بات
اوسمین نہووے خالی تکلف سے ہووے اور چھت مسجد
نبوی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین اسطرح
کی تھی کہ اگر پانی برستا تھا تو مٹی چھت کی لوگون پر گرتی تھی
اور طول مسجد نبوی کا پہلے مرتبے کی بنا مین قبلہ کیطرف سے
یعنے جنوب کی طرف سے شمال تک چون گز تھا اور عرض اسکا
مشرق سے مغرب تک تریسٹھ گز تھا اور پھر بعد فتح خیبر کے

مسجد نبوی سات ہجری میں نئے سر سے دوسری مرتبہ بنا کی گئی
اور اس مرتبہ میں دونو طرف عرض اور طول میں سو سو گز
برابر کیا گیا اور طبرانی نے نقل کیا ہی کہ ایک انصاری کا گھر تھا
مسجد کے ہمسایہ میں جناب رسالت ماب نے اوس انصاری سے
فرمایا کہ تو اپنے گھر کو دیتا ہی مسجد میں ملانیکو اس شرط پر کہ
تیرے واسطے بہشت میں گھر ہووے اوس شخص نے اس
سعادت کی توفیق نپائی اور اس سے محروم رہا کہا کہ یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سوا اس گھر کے اور مال
نہیں ہی اور اہل و عیال بھی رکھتا ہوں اس سبب سے میں
دے نہیں سکتا انحضرت صلعم نے اوسکے عذر کو قبول کیا بعد
اسکے حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالے عنہ نے اوس زمین
کو دس ہزار درم دیکر خرید کیا اور انحضرت صلعم کی خدمت
میں حاضر ہو کر عرض کی کہ اوس زمین کو بعوض جنت کے گھر کے آپ

بخرید

مجھے لیجئے انحضرت نے اُنسے اوسی شرط پر لیکر داخل مسجد شریف کے کیا اور آپ نے اپنے دست مبارک سے مسجد کی بنا مین اینٹ رکھی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو طلب کرکے فرمایا کہ تم بھی ایک اینٹ اپنے ہاتھ سے رکھو چنانچہ انھون نے بھی رکھی اور حضرت عمر اور عثمان نے بھی بموجب حکم انحضرت صلعم کے ایک ایک اینٹ رکھی اور اسیطرح مسجد قبا مین بھی ہوا ہے مگر حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ کے نام بیچ بنائے مسجد قبا کے کلام ہے کہ وے اوسوقت تک حبش سے تشریف نہ لائے تھے واللہ اعلم اور امام احمد رح ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کرتے ہین کہ اصحاب اینٹین لاتے تھے اور انحضرت صلعم بھی اونکے ساتھ اینٹین لاتے تھے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے کہ ایک مرتبہ مینے دیکھا کہ انحضرت صلعم پیٹ سے سینے تک اینٹین اوٹھائے ہوئے

جاتے ہیں میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو دیجیے میں لیجاؤں
آپ نے فرمایا کہ اینٹین بہت ہیں تو بھی اوٹھا لا یہ مجھکو لیجا بنے
دے اور فرمایا اے ابو ہریرہ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ یعنے
دنیا کی عیش کچھ حقیقت نہیں رکھتی عیش اور آرام وہی ہے
جو آخرت میں ہوگی اور یہ حال دوسری مرتبے کی بنا کا ہے
اسواسطے کہ ابو ہریرہ ایمان لائے ہیں ساتوین سال جس
سال خیبر فتح ہوا ہے اور مسجد کی پہلی بنا اُس سے پہلے ہے
اور حدیث صحیح میں آیا ہے کہ ہر صحابی ایک ایک اینٹ
اوٹھاتے تھے اور عمار بن یاسر دو دو اینٹین اوٹھاتے تھے
آنحضرت صلعم نے اونکو دیکھکے فرمایا وَيْحَ عَمَّارٍ يَقْتُلُهُ
الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ يَدْعُوهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْ
عُونَهُ إِلَى النَّارِ ترجمہ افسوس ہے عمار پر قتل کرینگے
اُسکو ایک گروہ باغی بلا ویگا اُنکو طرف جنت کے اور بلا وینگے

وے اوسکو طرف دوزخ کے اور سولہ یا سترہ مہینے تک
پہلی بنایان قبلہ بیت المقدس کی طرف رہا تھا اوسوقت
مسجد کے تین دروازے تھے ایک دروازہ بایین کیطرف تھا
یعنے مسجد کے ساتھنے کہ اب اوسی طرف قبلہ ہی اور ایک دروازہ
مغرب کی طرف کہ اب اوسکو باب الرحمن کہتے ہاین اور ایک دروازہ
اور تھا کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس طرف سے تشریف
فرما مسجد مین ہوتے تھے اور وہ باب عثمان تھا کہ اونکو
باب جبرئیل کہتے تھے قریب تھا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
مسجد سے نہ وہ دروازہ کہ اب سب لوگ اوسکو باب جبرئیل
کہتے ہاین اور جب قران شریف قبلہ کے پھیرنے مین نازل
ہوا حضرت جبرئیل امین صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالے کے حکم سے
آئے اور جتنی چیزین حجاب کی تھین جیسے پہاڑ اور درخت
ان سبکو کعبہ معظمہ کے مقابلہ سے اوٹھالیا اور تبا مسجد نبی نبوی کی

جس جگہ کہ اب ہے کعبہ معظمہ کو دیکھ کر رکھی گئی میزاب رحمت
کی طرف اور بعد پھرنے قبلہ کے چودہ یا پندرہ روز تک
جگہ نماز پڑھنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسطوانہ مخلق کے
پیچھے تھی کہ اوسکو اسطوانہ عائشہ رضہ کہتے ہاں بعد اوسکے
جہاں اب محراب ہے وہاں مقرر ہوئی اور آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں محراب کا نشان جسطرح کہ اب
مسجدوں میں ہوتا ہے نتھا ابتدا محراب بنانیکی عمر بن عبد
العزیز کے وقت سے شروع ہوئی جسوقت کہ وہ ولید
بن عبد الملک اموی یعنے بنی امیہ کیطرف سے امیر مدینہ کا تھا
اور مقام نماز پڑھنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جسوقت کہ قبلہ
بیت المقدس تھا وہ جگہ تھی کہ اگر کوئی شخص اسطوانہ عائشہ
کیطرف پیٹھ کرکے شام کیطرف چلے اور جب باب عثمان رضہ سیدھے
ہاتھ کیطرف آوے اوس جگہ اوسی باب کے مقابل یہاں کھڑا

ہوجاوے وہی جگہ یاوے جس جگہ آپ نماز پڑھتے تھے اور
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قبل منبر کے رکھنے کے محراب کے قریب
جو جانب مغرب کے متصل ہی کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے
اور سب صحابہ کو سناتے تھے اور کدہی کدہی زیادہ کھڑے ہونے
جو رنج ہوتا تھا تو ایک کھجور کی لکڑی پر کہ اوسی جگہ گڑی
تھی تکیہ دیکر کھڑے ہوتے تھے بعد کتنی مدت کے ایک شخص
مسافر مدینہ منورہ میں آیا تھا اور ایک صحیح روایت میں ایا
کہ وہ شخص مدینہ کا رہنیوالا تھا اور کسی انصاری بی بی کا غلام
آزاد کیا ہوا تھا اوسنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
عرض کی کہ اگر حکم ہو تو ایک منبر آپکے واسطے تیار کروں کہ اوسپر
کھڑا ہونا اور بیٹھنا آپ کا دونو اچھی طرح سے ہووین اوسکی
عرض قبول ہوئی اوسنے ایک منبر بنایا تین زینے کا اور درجہ
تیسرا دہی مقام جلوس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا

یہی روایت صحیح ہی اور جب سرورعالم صلے اللہ علیہ وسلم
اوس منبرکو اوس جگہہ پر جہان آپ ہی رکھ کر پہلی جگہہ کو
چھوڑکر اپنے قدم مبارک سے مزین فرمایا تب وہ لکڑی کہ جس
لکڑی آپ خطبہ پڑھنے کے وقت ٹیک دیتے تھے آپکے
فراقمین شق ہوگئی اور ایک آواز مانند اونٹنی کی آواز کے
کرکے رونا شروع کیا اسطور سے کہ جتنے صحابہ وہان حاضر
تھے سب نے وہ آواز سنے اور یہ حال عجیب دیکھ کر سب کے سب
رونے لگے انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس حال کو دیکھ کے منبر سے
تشریف نیچے لائے اور دست مبارک اپنا اوس لکڑی پر
شفقت سے رکھا اور فرمایا کہ اگر تو چاہے تو جسطرح تو تھی
اوسیطرح تجھکو رہنے دون اور اگر تو چاہے تو بہشت مین
تجھکو حق تعالے کے حکم سے ایک درخت کردون کہ بہشت کی
نہرون سے تو پانی پیا کرے اور ہمیشہ بارور رہے اور بہشتی

بر اسمعیل کھایا کرین بعد ایک لحظہ کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
اصحاب کیطرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اسنے محبت سے بہشت کے رہنے کو
اختیار کیا اور وہ لکڑی کسی صحابی پاس تھی بعد گذرنے
بہت مدت کے سڑ گل گئی اور ایک روایت مین آیا ہے
کہ اوسکو اوسی جگہہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دفن
کر دیا اور طول منبر شریف کا دو گز تھا اور عرض ایک گز اور ہر
زینے کا عرض ایک بالشت تھا یہی صحیح روایت ہے اور وہ
منبر خلفاء راشدین کے زمانے تک اسیطرح رہا اور ایک روایت
آیا ہے کہ پہلے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے اوسکی پوشش
کپڑے کی بنائی تھی اور بعضون نے کہا ہے کہ اول حضرت معاویہ
رضی اللہ تعالی عنہ نے اوس منبر کی پوشش بنائی تھی اور چھہ
زینے بنا کے منبر نبوی کو اوسکے اوپر رکھا تو سب نو زینے ہوئے
وہ بھی بعد ایک مدت کے شکست ہو گیا پھر بعضے خلفاء

عباسیہ نے اور منبر بنایا اور منبر نبوی کی لکڑی جو باقی ماندہ ہے
تبرک کے واسطے کنگھیاں بنائیں اور ۶۵۴ سن چھ سو چون ہجری میں
آگ لگی تھی اور منبر بھی جل گیا تھا تو صحیح یہی ہے کہ وہ منبر بنایا
ہوا خلفائے عباسیہ کا تھا واللہ اعلم بعد اوسکے ہر ایک بادشاہ
اپنے اپنے وقت میں پہلے سے کچھ کچھ زیادتی کر کے منبر نبوی کو
بناتے رہے آج کے دن تک یہاں تک کہ ۹۹۸ نو سو اٹھانوے
ہجری میں حکم سے سلطان مرادخان بن سلیم خان کے کہ بادشاہ
روم تھا منبر مذکور سنگ رخام یعنے پتھر سفید سے بنایا گیا
اور اوسپر ایک قبہ مثمن دہات کا ڈھلا ہوا بنا دیا بعضے
فاضلوں نے اوسکی تاریخ میں یہ مصرعہ عربی میں کہا ہے
منبر عمر سلطان مراد یعنے منبر بنایا سلطان مراد خان نے

دوسری فصل بیچ مسجد شریف کے جو ستونوں کا بیان ہے

وہ ستون جو زیادہ متبرک ہیں بہ نسبت دوسرے

ستون ہے جانا چاہیے کہ اسطوانات یعنے وہ ستون مسجد نبوی
صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ اونسے تبرک اور تیمن مستحب ہے اور
ماثور ہی یعنے اُنسے برکت لینا اور بہتری لینا درست ہے
۱ اور ماثور یعنے حدیث سے ثابت ہی وہ آٹھہ ہاین پہلا وہ
ستون جو متصل محراب نبوی کے ہی امام کے کہڑے ہونیکے
مقام سے داہنی طرف اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم منبر
بنانیکے پہلے اوسی جگہ پر کہڑے ہوکر خطبہ پڑہتے تھے اور وہ
کہجور کی لکڑی کہ آپ کے فراق مین روئی تہی اسی جگہہ
۲ پر تہی دوسرا وہ ستون جسکو اسطوانہ عایشہ رضی کہتے ہاین
اور اوسکو اسطوانۃ القرعہ اور اسطوانۃ المہاجرین بہی کہتے
ہین اور کلام مطری سے ایسا بوجہا جاتا ہی کہ مخلق نام
اسی ستونکا ہی وہ ستون منبر کی طرف سے بہی تیسرا ہی اور
حجرہ شریف کیطرف سے بہی تیسرا ہی یعنے منبر اور حجرہ کے بیچ ہاین

واقع ہی اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بعد بکرنے قبلہ کے
اوسی جگہ نماز پڑہا کرتے تھے یہانتک کہ جب محراب بنی پہر آپنے
محراب مین نماز پڑھنا شروع کیا اور طبرانی نے حضرت عایشہ
صدیقہ رضی عنہا سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
فرمایا ہی کہ میری مسجد مین ایک جگہ ہی اس ستون کے آگے کہ اگر
آدمیونکو اوسکا مرتبہ معلوم ہووے تو بدون اسکے کہ قرعہ ڈالین کے اوسکو
اوس جگہ نماز پڑھنا میسر نہووے اور دعا اس ستون کے نزدیک
مستجاب ہی یعنے دعا اوس جگہ جلد قبول ہوتی ہی تیسرا ستون اسطوانہ
توبہ ہی کہ حجرہ شریف کیطرف سے دوسرا ہی اور منبر شریف
کیطرف سے چوتھا ہی برابر اسطوانہ عایشہ کے حجرہ کی طرف سے
اور اس ستون سے قبر شریف تک بیس گز ہی اور اسکو اسطوانہ
ابو لبابہ بھی کہتے ہین اور ابو لبابہ بڑے بزرگ صحابی
انصاری کا نام ہی اونہون نے اپنے تئین اوس ستون سے

باندھا تھا تاکہ اُونکا عذر انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قبول کرین چوتھا ستون اسطوانہ سریر ہی کہ ملا ہوا ہی اسطوانہ توبہ کے شرق کیطرف جھنجر سے پانچوان ستون اسطوانہ محرس ہی اور اسکو اسطوانہ علی بن ابیطالب رضہ بھی کہتے ہین اسواسطے کہ اکثر حضرت علی رضہ اسی جگہہ نماز پڑہا کرتے تھے اور راتونکو بھی اسی جگہہ بیٹھکے پاسبانی رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی کیا کرتے تھے مظہری نے کہا ہی کہ یہہ ستون اوس دروازے کے مقابلے بان ہی کہ انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عایشہ رضی اللہ تعالے عنہا کے گھر سے نکل کے مسجد مین تشریف لاتے تھے چھٹا ستون اسطوانۃ الوفود ہی اسطوانہ محرس کے پیچھے شمال کی طرف سے یعنے جنوب کیطرف اگر کوئی کھڑا ہو اور شمال کیطرف منہہ کرے تو وہ استوانہ استوانہ محرس کے پیچھے معلوم ہو کہ اکثر انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قاصدون عرب

سے اور اون لوگون سے جو اسلام لانیکے واسطے یا شریعت کے
احکام سیکھنے کے واسطے آپ کی خدمت فیضدرجت مین حاضر ہوتے
تھے اسی جگہہ پر آپ تشریف فرما ہوکر اون تشنگان دیدار کو اپنے
جمال جہان آرا سے منور کرکے کلام فیض ترجمانسے سیراب کرتے تھے۔
اسواسطے اس استوانیکا نام استوانة الوفود ہوا اور وفود قاصدون
نکو کہتے ہین ساتوان ستون اسطوانہ مربعة القبر اور اسکو مقام
جبرئیل ع بھی کہتے ہین اور اس ستون اور اسطوانة الوفود کے
درمیان ہین ایک ستون ہے کہ حجرہ شریفہ کی جھنجہ سے ملا ہوا ہے
اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کا دروازہ اسی جگہہ پر تھا
اور انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے حجرہ شریفہ سے نکلنے کے وقت
اسی جگہہ پر کھڑے ہوکر حضرت علی اور حضرت فاطمے اور حسنین رضے اللہ تعالے
عنہم سے مخاطب ہوکر فرماتے تھے السلام علیکم اہل البیت ۞ انما یرید
اللہ لیذھب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا

ترجمہ اللہ یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے گندی باتین اس گھر والون
سے اور ستھرا کرے تمکو ستھرائی سے اور اِن دنون نہین آدمی سبب
بند ہو جانے دروازونکے جھنجھرون سے جو اوس دیوار مین تھے کہ گرداگرد
روضہ شریف کے ہے تبرک اِس ستون اور اسطوانہ سے
محروم ہین کیونکہ وہ ستون بیچ ہو گئے اُس دیوار کے اس سبب سے
نزدیک جانا آدمیونکا اور مس کرنا نہین ہو سکتا آٹھوان ستون
اسطوانہ تہجد ہے اور وہ مسجد کی محراب مین آگیا ہے اور وہ حضرت
فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی پشت پر ہے شمال کیطرف مین
یہ آٹھون ستون بسبب زیادتی فضل اور برکت کے خاص ہین
اور مسجد کے ستونون سے ورنہ تمام مسجد اور تمام ستون افضل اور
متبرک ہین اور روضہ مبارک مین ہر ستون پر نام اوس ستون کا
لکھا ہوا ہے لیکن وہ ستون کہ محراب نبوی کے مقابل مین ہے شمال
کیطرف سے اور اسطوانہ حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے کے

منبر کی طرف اوسپر لکھا ہی اسطوانہ ابوبکر و عمر و عثمان رضی
اللہ عنہم اور جو ستون اُس ستون سے ملا ہوا ہی مغرب کیطرف سے
اوسپر لکھا ہی اسطوانہ سعد بن زید و ابن عباس رضی اللہ عنہم
ان دونوں ستونوں کا ذکر سید کے تاریخ مین نہین ہی ۔

تیسری فصل ازواج مطہرات کے حجروں مبارک کے بیان مین

جاننا چاہئے کہ جسوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مسجد بنا کی
اوسوقت آپ کے نکاح مین دو بی بیان تھین ایک حضرت سودہ
رضی اور دوسری حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما اُن دونوں کے واسطے
آپنے دو حجرے بھی بنا کئے بعد اوسکے ہر بی بی کیواسطے جو آپکے بعد ہوئین
ایک ایک حجرہ آپنے بنا دیا بعد کتنے دنوں کے حارثہ بن نعمان انصاری نے جو مسجد کے
نزدیک کے گھر اونکے تھے رفتہ رفتہ سب گھر آپکی نذر کئے اور گھر آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے کھجور کی شاخوں سے بنتے تھے اور اوسکو کملی سے
چھپایا تھا اور دروازے پر بھی کملی کا پردہ پڑا تھا اور مسجد کے تین

تین طرف یعنے مشرق اور جنوب اور شمال کیطرف گھر تھے اور
مغرب کیطرف مسجد کی خالی تھی کوئی گھر نتھا اور بعضے گھر کچی
اینٹ سے بھی بنے تھے اور ہر گھر مین ایک حجرہ تھا کھجور کی
شاخون سے اور تیسرے کھگل کی ہوئی تھے اور دروازے اکثر
گھرون کے مسجد کی طرف تھے اور بلندی چھت ہر گھر کی
قد آدم سے ایک ہاتھ اونچی تھی اس سے زیادہ ہرگز اونچی
نتھی اور گھر حضرت فاطمہ رضے اللہ تعالے عنہا کا اسی جگہہ
پر تھا جہان اب قبر کی صورت بنادی ہی و اللہ اعلم بالصواب

چوتھی فصل تغیر اور زیادتی کے بیان مین

وہ زیادتی جو بعد انتقال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد
شریف مین خلفاء راشدین اور امرا اور سلاطین سے
واقع ہوئی ہے پہلی زیادتی مسجد شریف مین حضرت
عمر رضے اللہ تعالی عنہ کے زمانہ مین واقع ہوئی ہے اور حضرت

ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کو فرصت اِس کام کی نہوئی
اِس سبب سے انھون نے مسجد شریف مین کچھہ زیادتی کرنیکا ارادہ
کیا با مصلحت اسمین ندیکھی سوائے اسکے کہ بعضے ستون گر
گئے تھے اُون ستونونکو اسی قسم کی لکڑیسے یعنے کھجور کی لکڑیسے
بنوا دیا تھا اور بس اور حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے جو ارشاد
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا تھا
اسواسطے سنہ ۱۷ سترہ ہجری مین تین طرف سے مسجد نبویکو
زیادہ کیا یعنے مغرب اور جنوب اور شمال کیطرف سے اور شرق
کیطرف کو نچھیڑا اِس سبب سے کہ اوسطرف حجرے یعنے مکانات
اُمھات المؤمنین کے تھے اُوس زیادتی مین طول مسجد شریف کا
جنوب سے شمال تک یعنے دکھن سے اوتر تک ایک سو چالیس
گز ہوا اور عرض اُوسکا مغرب سے مشرق تک یعنے پچھم سے
پورب تک ایک سو بیس گز ہوا اور بنا حضرت عمر رضی اللہ

عنہ کی بھی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی سی تھی یعنے دیوارین
کچی اینٹ کی تھین اور کھجور کی لکڑیکے ستون تھے اور اوسی
کھجور کی شاخون سے چھت کو پاٹ دیا تھا اور آخر مسجد مین یعنے
شمال کیطرف ایک مکان بنا دیا تھا صُفّہ کیطرح کا یعنے کھلا
ھوا بیے دروازیکا مثل دالانکے تاکہ جسکو بات بلند آواز سے
کرنا یا شعر پڑھنا منظور ھو وہان جاکر پڑھے اور مسجد مین
آواز بلند نکرے دوسری زیادتی حضرت امیر المومنین عثمان
رضے اللہ تعالے عنہ کی ہے جو اپنی خلافت مین کی ھی
اور وہ حضرت عمر رضے اللہ عنہ کی زیادتی سے بہت زیادہ
ھے بلکہ سرنو مسجد کی بنا ھے اسواسطے کہ اول کی بنا بالکل
گرادی اور دیوارین پتھر کی بنائین اور ستون پتھر کے نقش
دار بنائے اور اونکو لوھے اور سیسے سے جمایا اور چھت کو ساج
کی لکڑی سے پاٹا اور یہ زیادتی اونکی شمال کیطرف ھوئی

اور جنوب اور مغرب کیطرف تھوڑیسی زیادتی کی اور
مشرق کی طرف امہات المومنین کے حجرونکے سببسے جیسا
پہلے تھا ویسا ہی رہنے دیا اور شروع عمارت عثمانی
کی ربیع الاول کا مہینا تھا سنہ ۲۹ اونتیس ہجری مین اور
تمامی اوسکے اول محرم کے سنہ تیس مین ہوئی تو اس حساب
سے سب عمارت دس مہینے مین تمام ہوئی تیسری مرتبے ولید
بن عبدالملک بن مروان نے مسجد شریف کو نئے سرسے
تعمیر کیا اور اکثر چیزون مین زیادتی کی اور اسکے پہلے عمارت
عثمانی مین کسنے ہاتھ نہین لگایا تھا اسوقت عمر بن عبد
العزیز رحمۃ اللہ علیہ کہ ولید کیطرف سے مدینہ کے حاکم تھے انکو ولید کا
فرمان اس مضمون کا پہنچا کہ مسجد کو نئے سرسے تعمیر کروا اور
گرداگرد مسجد کے جسکے گھر ہون اونسے واجبی دام دیکر مول
لےلو اور جو شخص دینے مین انکار کرے اوسکا گھر کھود ڈالو اور

اوسکی قیمت جو ہو سو اوسکو حوالے کردو اگر وہ نہ لے تو فقیروں کو
تقسیم کردو اور ازواج مطہرات کے حجرے سب مسجد مین داخل
کردو عمر بن عبد العزیز نے بموجب اوسکے حکم کے عمل کیا اور سب
گرا دیے گہر اور امہات المومنین کے حجرے داخل مسجد نبوی
صلی اللہ علیہ وسلم کے کئے ولید کی زیادتی مین طول مسجد شریف کا
دو سو گز ہوا اور عرض اوسکا ایک سو سرسٹھہ گز اور خوبی
اور تکلف عمارت مین انتہا درجے کو کوشش کی یہان تک
کہ چہت اور دیوارین اور ستون سب نقش دار اور مطلا
کر دیئے اور قیصر روم کو لکہا تہا اوسنے چالیس معمار اُستاد
روم کے اور چالیس قبطی روانہ کئے تہے اور اونکے ساتھہ
اسی ہزار دینار اور قندیلونکی زنجیرین بہیجین اور بعضے
روایت مین آیا ہی کہ چالیس ہزار مثقال سونا اور قسم
قسم کے عمدہ اسباب اور رومانکی نادر چیزین بطور ہدیہ

کے بھیجین اور عمارتکا کام سب اوسی کاریگرون نے کیا اور
اس قسم کی محراب جیسی اس زمانے مین مروج ہو گئی
ہی اول اوسیکے وقت مین بنی قبل اوسکے اوسکا رواج
تھا اور نقل کرتے ہین کہ جو کاریگر شکل کسی درخت کی
یا کوئی نقش بحضور کھینچتا تھا اوسکی مزدوری کے سوائے تیس
درم انعام کے طور پر اوسے ملتے تھے شروع اس عمارت
کی شہر اٹھاسی مین ہوئی اور تمامی اوسکی سنہ اکانوے
تو مدت تعمیر کی تین سال ہوئے اور اس عمارت مین
چارو کونو نپر مسجد کے چار منارے بنائے اور جب
سلیمان بن عبدالملک جو بھائی ولید کا تھا حج کے واسطے
آیا تو اوسنے وہ منارہ جو باب السلام کے قریب تھا کھود
ڈالا اس سبب سے کہ اوسکا سایہ مروان کے گھر مین پڑتا
تھا یعنے اسکی گھر مین اترا تھا اور سمہودی نے جو تاریخ مدینہ منورہ

کی لکھی ہی تو اونکے کلام سے ایسا بوجہا جاتا ہی کہ آگے اسکے منارہ بنانیکی رسم نتھی واللہ اعلم اور اسیکے وقت مین نماز جنازیکی مسجد نبوی مین پڑہنے سے منع کیا گیا تھا چوتھی مرتبے ایک بادشاہ خلفاء عباسیہ سے جسکا نام مہدی تھا سنہ ۱۶۱ ایک سو ایکسٹھہ مین مسجد کی ایک طرف یعنے شمال کیطرف مین دس ستونونکو زیادہ کر دیا تھا اور اونکو اوسی طرح نقش دار اور مستحکم کیا جیسا کہ ولید کے وقت مین ہوا تھا بعد اوسکے کسینے مسجد کو نہین بڑھایا اور بعضون نے لکھا ہی کہ سنہ ۲۰۲ دو سو دو مین مامون رشید نے کچھہ زیادتی کی تھی واللہ اعلم بالصواب

پانچوین فصل حجرہ شریفکے بیان مین

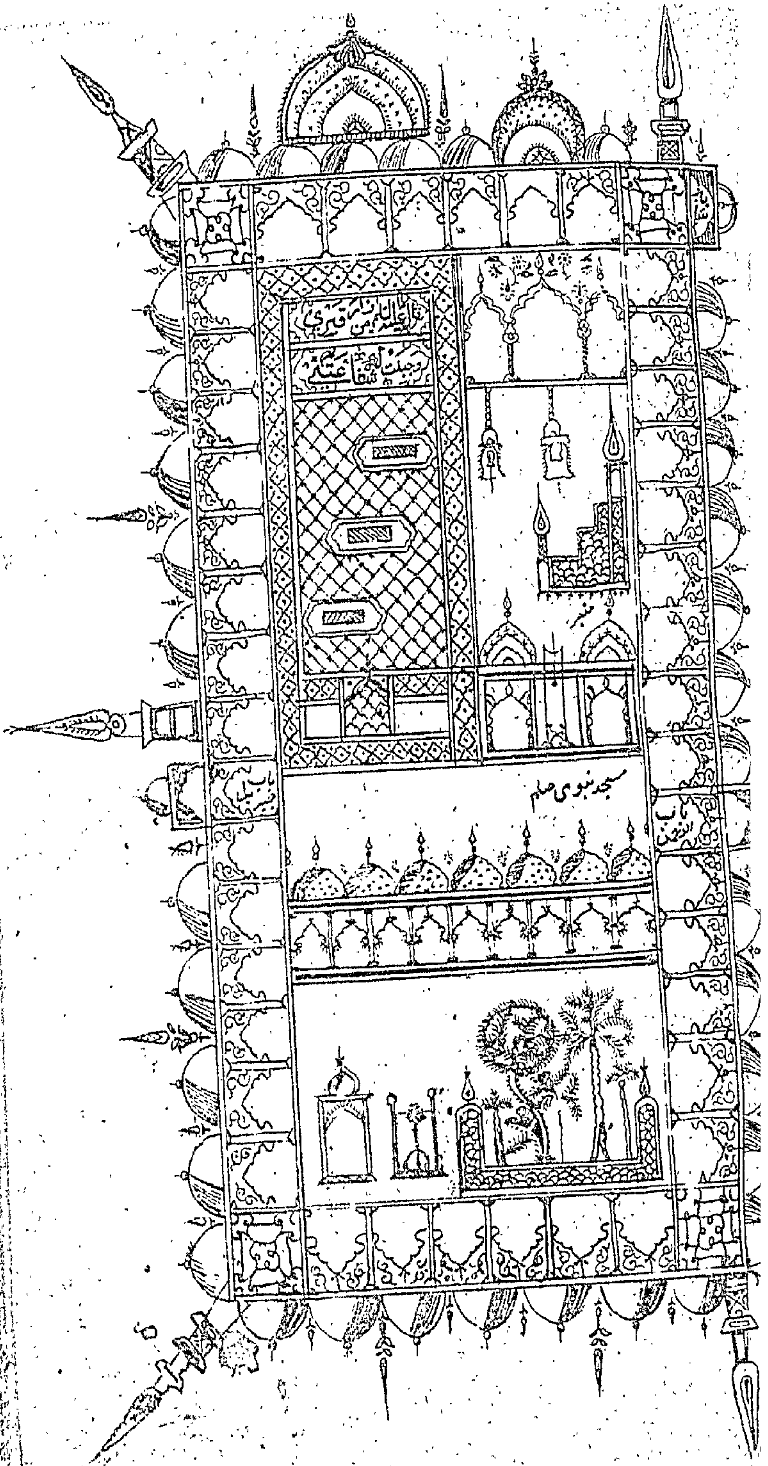
جانا چاہیئے کہ وہ حجرہ شریفہ جسمین سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے دونو یار باوقار یعنے حضرت ابوبکر صدیق

اور حضرت عمر فاروق رضے اللہ تعالی عنہما دفن ہین وہ
گھر حضرت عایشہ صدیقہ رضے اللہ عنہا کا تھا اور کھجور کی
شاخون سے چھایا تھا جیسے اور آپکی و بیبیونکے گھر تھے تب بعد جب صلعم النبی کے
انحضرت صلعم اسی حجرے مین دفن ہوئے تب بھی وہ حجرہ اوسیطرح جیسے تھا
اور حضرت عایشہ رضے اللہ عنہا وہان رہا کین اور کوئی پردہ
آپ مین اور قبر شریف کے درمیان نتھا لیکن آخر مین بسبب آمد
ورفت آدمیونکے زیارت قبر شریف کے واسطے ایک دیوار
درمیان مین اوٹھادی اور اوس دیوار مین ایک دروازہ
رکھا اوس دروازے گاہی گاہی قبر شریف پر
تشریف لیجاتی تھین اور جب تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ
وہان دفن نہین ہوئے تھے تب تک آپ جسطرح جیسے گھر
مین ہوتی تھین اوسیطرح قبر تک چلی جاتی تھین اس
سبب سے کہ وہان سوائے آپ کے زوج اور باپ کے

کوئی

کوئی دوسرا نتھا اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہان دفن
ہوئے تب سے بے ستر کامل وہان نھین جاتی تھین اور جب
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد کو بنایا تھا تب اوس حجرہ
شریفہ کو کچی اینٹ سے بنا دیا تھا اور ولید کے وقت تک
وہ حجرہ اوسی طرح پر رہا پھر ولید نے جب مسجد نبوی صلے
اللہ علیہ وسلم کی تعمیر کی تب حجرہ شریفہ کو بھی گرا کر نیئے
سرسے نقش دار پتھرونسے بنایا اور اونکے گرد ایک اور
دیوار چار دیوار یکے طور پر بنائی اور ان دونون یعنے
حجرے مین اور اس چار دیواری مین دروازہ نھین رکھا اور
بعضون نے کھا ہی کہ شام کیطرف دروازہ تھا مگر بند
تھا لیکن یہ روایت صحیح نھین ہی وہی پھلے روایت صحیح
ہی اور حضرت عروہ سے روایت کرتے ھاین کہ اونھون نے
عمر بن عبد العزیز سے کھا کہ حجرہ شریفہ کو جسطرح ہی اسی

طرح رہنے دو اور اگر چاہو تو اوسکے گرد عمارت بنا دو عمر بن عبد العزیز نے جواب دیا کہ حکم امیر المومنین یعنے ولید کا اسی طرح پر آیا ہی اور مجکو اوسکی فرمان برداری ضرور ہی اور محمد بن عبد العزیز سے روایت ہی کہ حجرہ شریفہ کے کہودنے کے وقت ایک قدم ظاہر ہوا تھا بعد تحقیق کے معلوم ہوا کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قدم ہی کہ مکان کی تنگی کے سبب سے دیوار کی نیو مین آگیا تھا اسواسطے کہ قول صحیح قبر وں کے ہونے مین اوس حجرہ شریفہ کے اندر یہی ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک کے مقابلہ مین سر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہی اور حضرت صدیق کے سینہ کے مقابل مین سر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہی اسکی صورت اس نقشے مین ظاہر ہی پھر اگر اسطرح پاؤن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حجرہ کی دیوار کی جڑ مین ہو تو کچھہ تعجب نہین ہی واللہ اعلم بالصواب


قال علیه السلام من زار قبری
وجبت له شفاعتی
منبر
مسجد نبوی صلعم
باب جبریل
باب الرحمن

اوربعد بناءِ ولید کے کہ عمر بن عبد العزیز کی معرفت ہوئی
اوس حجرہ متبرکہ کے اندر کا جانا موقوف ہوا لیکن بعضون نے
لکھا ہی کہ ۵۴۸ھ پانچسو اڑتالیس ہجری مین ایک آواز
اوس حجرہ شریفہ کے اندر ہوئی تھی گویا کچھ اوپر سے گرا ہی
تو ایک شخص بزرگ کو مشایخ صوفیہ سے کہ تقوے اور طہارت
مجاہدے اور ریاضت مین موصوف اور مشہور تھے ::
انھون نے کتنے دن روزے رکھے اور واسطے حاصل کرنے
نہایت پاکیزگی کے ترک طعام کیا تھا اونکو رسیون مین باندھ
کے اوس بام سے کہ چھت کے ایک طرف کونے مین تھا
نیچے اوتارا تھوڑی سی مٹی اوپر سے گری تھی اوسکو وہانسے
اوٹھا کے اوس مکان مقدس او مطہر کی جاروب کشی
اپنے دارھی سے کر کے شرف دارین اور افتخار کونین کو
حاصل کیا اور اسیطرح اوتھی دِنو نمین واسطے کسی کام کے

شایداوس مکان متبرک کی صفائی کیواسطے متولی
عمارت نے ایک آغا کو اغوات سے ساتھ لیکر روضۂ شریف
مین اوترے اوس زمین عنبر شمیم کو صاف کیا تھا اور
سنہ پانچ سو پچاس ہجری مین جمال الدین اصفہانی کہ
اوسکی خوبیان سخاوت اور سلوک کی مدینہ منورہ مین
مشہور ہین ایک کٹھرہ جھنجھریدار صندل کی لکڑی کا گرد حجرہ
شریف کے بنادیا اور وہ خود جوار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
مین مشرق کیطرف قریب باب جبرئیل علیہ السلام کے
اپنی رباط کے مغرب کیطرف کہ اب رباط عجمی کرکے مشہور ہے
مدفون ہی اور اونہی دنو مین ابو الہیجا نام ایک شریف کا
مصر کے بادشاہ کا وزیر تھا ایک چادر سفید دیبا سے
مصری اور ریشم سرخ سے سورہ یٰس کڑھوا کے حجرہ شریف
پر ڈالنے کیواسطے بھیجی تھی بعد اجازت خلیفہ وقت کے

مستضی باللہ اُنکا نام تھا اُس چادر کو حجرہ متبرکہ پر ڈالا اُسکے بعد
رسم ہوگئی کہ جو بادشاہ ہوتا تھا تخت پر بیٹھتے ہوئے غلاف
واسطے حجرہ شریفہ کے روانہ کرتا تھا چنانچہ ابتک روم کے
بادشاہون مین یہ رسم جاری ہی اور سنہ چھہ سو اٹھتر ہجری مین
قلاوون صالحی کے عہد مین سبز قبہ یعنے گنبد مسجد کی چھت سے
اونچا جسطرح اب موجود ہی حجرہ شریفہ کے اوپر بنایا گیا بعد
اوسکے بنا کیا مسجد شریف کو ملک قایتبائی نے کہ مصر کے بادشا
ہون سے تھا اور سنہ آٹھ سو اٹھہ مین شروع اسکی سلطنت
کا ہی یعنے اُس سنہ مین اوسکو بادشاہت ملی ہی اور وہ
دل و جان سے خادم حرمین الشریفین کا تھا خیرات اور صدقات
اوسکی جو حرمین شریفین مین کئے ہین مشہور اور
معروف ہین جیسا کہ بنائے رباطون کی اور ہر ایک کا روزینہ
اور مہینہ اور سالیانہ اوسیکے وقت سے جاری ہی اور اُسنے

تمام بادشاہون زمانے سے سا تھ ادا کرنے مناسک حج
اور زیارت کے سعادت دارین کی حاصل کی تھی یعنے پہلے
بادشاہون کو بسبب کثرت جہاد اور انتظام ملک سے فرصت استعدا
نہی ان کامون سے مشرف ہون اور اسیکی بنا اب تک موجود
ہی اور سلطنت اوسکے روم کے بادشاہونکے ہاتھہ سے
خراب ہوئی بعد اوسکے سلطان سلیمان خان رومی نے وسعون
سیکر ہجری مین روضۂ شریفہ کے اندر سنگ رخام سے
فرش کروایا کہ اتبک موجود ہی اور دوسری سا تین
جیسے دیوار نئی روضۂ شریف کی کہ جسمین جالی ہی اور
بنا مسجد شریف کی کہ اب موجود ہی یہ سب سلطان سلیمان
کی ہین واللہ اعلم بالصواب

چھٹی فصل مین یا دو قصے بیان بطور معجزات سے کے

پہلا قصہ دو شخص مغربی کے سرنگ کھودنے کے بیان مین

حضرت کی قبر شریف کی طرف اور دوسرا قصہ ملحد و نکے زمین
دہس جانیکے بیان مین بسبب بے ادبی کے اصحاب کبار
کی جناب مین جانا چاہیئے کہ جملہ عجائبات سے کہ حقیقت مین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات مین داخل ہی حال
سرنگ کا ہی کہ سنہ پانچ سو پچاس ہجری مین واقع ہوا
تفصیل اوسکی یہ ہی کہ سلطان نور الدین شہید محمود بن
زنگی کہ جسکا وزیر جمال الدین تھا ایک رات کو تین مرتبے
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ دو شخصو نکے
طرف جو وہان ہین اشارہ کرکے فرماتے ہین کہ جلد
مجھکو انکے شر سے بچاؤ بادشاہ مذکور بمجرد دیکھنے اس خواب کے
گھبرا کے اوٹھا اور اپنی عقل سے دریافت کیا کہ شاید کوئی
امر عجیب مدینہ منورہ مین واقع ہوا ہی یہ سوچ کے اوسی
وقت تیاری کوچ کی کی اور اوسی شب کو پچھلے پہر بعد نشست

سے پس خواص اپنی مجلس کے اور بہت زر نقد اپنے ساتھہ
لیکر سانڈنیو نپر سوار ہوکر طرف مدینہ منورہ کیے روانہ ہوا اور
تمام سے سولہ دنمین مدینہ منورہ کو آپہنچا اور آتے ہی حکم کیا کہ
جتنے یہان کے رہنے والے ہین خاص و عام سبکو ہمارے پاس
لاؤ اور سبکو انعام اور بخشش کرنا شروع کیا یہان تک کہ تمام
اہل مدینہ کو انعام اور اکرام سے خوشدل کر دیا لیکن اُن دُونو
شخصونکو جنکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا تھا
دیکھا تب پھر حکم کیا کہ دیکھو تو اس شہر مین کوئی ایسا شخص باقی
ہے جو ہم تک نہین آیا بعد تلاش اور جستجو کے معلوم ہوا کہ دو شخص
مغربی ہین کہ سوائے تلاوت قران کے اور عبادت ایزد منان کے دوسری
طرف متوجہ نہین ہوتے لہذا اہل مدینہ کی خدمت کیا کرنے بعین
اور اپنے مکان سے نہین اوٹھتے ہین بادشاہ نے حکم
کیا کہ جلد اونکو ہمارے پاس لاؤ پس اُسی وقت انکو حاضر

کیا بجز انکے دیکھنے کے بھیجا تاکہ شیبے وہی دونو ملعون ہیں
جنکو انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا تھا پھر پوچھا
کہ انکا مکان رہنے کا کہان ہی معلوم ہوا کہ اوس رباط مین
جو حجرہ شریفہ کے قریب ہی اور اب وہ مکان حجرے سے
قبلہ کے جانب واقع ہی خراب پڑا ہوا ہی اور مسجد کی
دیوار مین اوسطرف ایک دروازہ رکھا ہی اور اوسمین
جھنجھری لگادی ہی پس بادشاہ نے اون دونو کو وہین
چھوڑا اور آپ خود اوس مکان کو گیا دیکھا کہ ایک مصحف اور
کئی کتابین متضمن وعظ اور نصیحت کی طاق پر رکھی ہین اور
ایک کونے مین بہت سا زرنقد ڈھیر لگا ہی کہ مدینہ منورہ کے
فقیرون پر تقسیم کیا کرتے تھے اور اونکے رہنے کی جگہہ پر ایک بوریا
بچھا تھا بادشاہ نے اوس بوریے کو اپنے ہاتھہ سے اوٹھایا
اوسکے نیچے ایک سوراخ دیکھا سرنگ کے طور کا کہ آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم کے حجرے کی طرف کھودا تھا کہ قریب قبر
شریف کے پہنچا تھا اور ایک کنوان اوس مکان کے
نزدیک تھا کہ اوس نقب سے مٹی نکال کے اوس کنوئیں
مین ڈالا کرتے تھے اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ
دو چھولیان چمڑے کی تھین انمین مٹی بھر کے رات کو بقیع
کے میدان مین پھینک آتے تھے یہہ حال دیکھ کے بادشا کا
حال متغیر ہوا اور رقت غالب ہوئی بہت رویا اور اون
دونونکو بہت تہدید اور تعذیب کر کے حقیقت حال اونکا
پوچھا بعد بڑی جد و کد کے معلوم ہوا کہ یہ دونو نصرانی
تھین نصارا نے بہت سامان انکے ساتھ کر کے مغرب کے
حاجیون کے بھیس مین روانہ کیا تھا کہ کسی حیلے سے حجرے
شریفہ تک پہنچ کے سید کائنات کے جسد مبارک سے
ساتھ بے ادبی کرین کہتے ہین کہ رات کو نقب کھودا کرتے

تھے جس راتکو نقب قریب قبر شریف کے پھنچے تھی اوس رات کو ابر اور باران اور کڑک اور بجلی اور بھونچال سخت ظاہر ھوا تھا اور حق تعالے کی قدرت سے اوسی رات کی فجر کو بادشاہ مدینہ مین آیا یعنی حاصل کلام کا یہ ھی کہ بادشاہ نے اون دونو بدبختونکو حجرہ شریفہ کے دروازیکے قریب قتل کیا اور تھوڑا دن رھی اونکی لاشونکو جلوا دیا اور گرد حجرہ شریفہ کے خندق اتنی گہری کھودوائی کہ پانی نکل آیا پھر اسکو اوپر تک اونٹائے سیسے سے بھر دیا تاکہ پھر کوئی شخص ایسی بے ادبی نکر سکے اور دوسرا قصہ کہ اول سے بھی عجیب تر ہی اور بہوش ربا ہی زمین مین دھنس جانا ملحد ونکا ہی بیان اوسکا یہ ھی کہ محب الدین طبری نے کتاب ریاض نضرۃ مین نقل کیا ہی کہ چند رافضی شہر حلب کے باشندے امیر مدینہ منورہ کے پاس آئے اور بھت

ساماں اور چیزیں نادر اور عمدہ لطریق ہدیہ کے دیکر در
خواست کی کہ حجرہ شریفہ کا دروازہ ہمارے واسطے کھلنے کا حکم
ہو وے تاکہ ہم لاشین حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ
تعالے عنہما کی کھود کر مدینہ سے لیجاویں امیر مذکور کہ اسی
مذہب بد کیطرف میلان رکھتا تھا اور محبت دنیا کی بہ
علاوہ اسکے بلا تامل اپنے دین کو دنیا کے عوض میں بیچا
یعنے اس امر شنیع کی اجازت دی اور بواب مسجد نبوی یا
و کلید بردار روضۂ شریفہ کو بلا کے حکم دیا کہ شب کو جسوقت
یہ لوگ وہاں اویں تو دروازہ بلا تامل کھول دینا اور
جو یہ وہاں کریں انکو منع نکرنا حاصل کلام کا جب بعد نماز عشا
کے یہ لوگ وہاں گئے اور دروازہ کو کھٹ کھٹایا تو اپنے
بموجب حکم امیر مدینہ کے دروازہ مسجد کا یعنے باب السلام
کو کھولا دیکھتا کیا ہے کہ چالیس آدمی کیسکے ہاتھ میں

پھاوڑا اور کسیکے ہاتھہ مین کو داری اور کسیکے ہاتھہ
مین زنبیل اور کسیکے ہاتھہ مین شمع الغرض سب کھودنے کا
اسامان لئے ہوئے اندر مسجد کے گھسے اور حجرہ شریفہ کیطرف
چلے بوّاب نقل کرتا ہے کہ مین یہ حال دیکھکے ایک کونے
مین بیٹھہ گیا اور رونا شروع کیا کہ یا الہی یہہ کیا بلا نازل ہونے
والی ہے اور کیا فتنہ برپا ہونے والا ہے سبحان اللہ کہ وہ
لوگ قریب منبر شریف کے نہین پہنچنے پائے تھے نزدیک
اوس ستون کے جو محراب عثمانی کے قریب ہے اون سبکو
زمین نے نگلنا شروع کیا یہان تک کہ معہ سامان اور
اسباب سب کے سب زمین مین دھنس گئے بواب کہتا ہے
کہ مین یہ ماجرا عجیب دیکھہ رہا تھا کہ امیر کا آدمی انکے حال کے
دریافت کرنیکے واسطے پہنچا کہ اونکا مطلب حاصل ہوا یا
نہین مینے جو کچھہ دیکھا تھا امیر سے جا کر کہا کہ اونکا یہ حال ہوا

اپر کو یقین ہوا خود آکر دیکھا کہ دھنسنے کا نشان جلد بعضا کے اونکا ہنوز باقی تھا اوس حال کو دیکھ کر شرمندہ ہوا



رفض کی اونے یہ حرکت کی وہ خبث باطن انکا ہے حدیث سے

اب تھوڑی بزرگیاں حرمین شریفین کی بیان ہوتی ہیں ؛ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ؛ صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ ھٰذَا خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ ؛ بخاری میں روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز میری مسجد میں بہتر ہے ہزار نماز سے دوسری مسجدوں کی مگر مسجد حرام میں یعنے مکہ کی مسجد میں اس سے زیادہ فضیلت ہے اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ اَلصَّلٰوۃُ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَۃِ

اَلْفِ صَلٰوۃٍ وَالصَّلٰوۃُ فِیْ مَسْجِدِیْ بِاَلْفِ صَلٰوۃٍ
وَالصَّلٰوۃُ فِیْ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ بِخَمْسِمِائَۃِ صَلٰوۃٍ

یعنے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک نماز پڑھنا
مسجد حرام مین برابر ہی لاکھ نماز کے اور ایک نماز پڑھنا
میری مسجد مین برابر ہزار نماز کے ہی اور ایک نماز پڑھنا
بیت المقدس مین برابر پانچ سو نماز کے ہی اور مسجدون کی
نسبت سے اور یہی حال ہی سب نیکیونکا یعنے جو نیکی وہان
کرے اسکا ثواب بھی اسیقدر ہی اور جگہو مین نیکی کرنے
سے اور مکہ معظمہ کے مقبرے کے حق مین یعنے جنۃ المعلے کے حق مین آپ
نے فرمایا ہی کہ اس مقبرے سے ستر ہزار آدمی ایسے اٹھین
گے جنکا چہرہ مثل چودہوین رات کے چاند کے چمکتا ہوگا
اور ہر ایک آنمین سے ستر ستر ہزار آدمیونکی بخشش کرایگا
قیامت کو اور مدینے منورہ کے مقبرے کے حق مین یعنے جنت

البقیع کے حق مین آپ نے فرمایا ہی کہ جسکو مرنا ہے وہ مرے
مدینہ مین کہ مین اُسکا شفیع ہونگا قیامت کو حاصل کلام
نکایہ ہی کہ فضایل اور بزرگیان حرمین شریفین کی بہت
مین اس مختصر مین بیان نہین ہوسکتی ہین الٰہی ہمکو اور
ہمارے سب بھائیون مسلمانونکو حج اور زیارت اور
وہانکی موت نصیب کر اور شفاعت رسول مقبول مین ہم
سبکو داخل کر اور اس رسالے کے مترجم اور اُسکے سب خویش و
اقرباکو اور اِس رسالے کے پڑھنے والے اور لکھنے والے کو اور
سب مرد مسلمان اور عورتونکو بحرمت مسجد الحرام اور سید
الانام اور اصحاب کرام اور اہل بیت عظام کے اپنی رضا
مندی کے ساتھ خاتمہ بالخیر کیجے ہر ایک مصیبت دنیا اور
حشر سے اپنی پناہ نصیب فرما آمین آمین آمین یارب العالمین

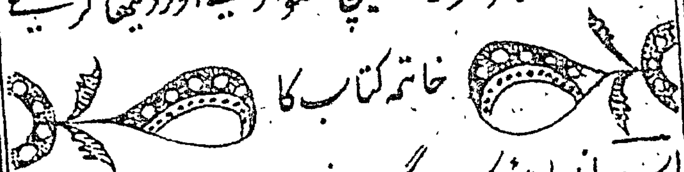
خاتمہ الطبع

سرادران

برادران دیندار اور مومنان اخوت شعار کی خدمت میں
عرض ہے کہ یہ مختصر مسمی ذخیرۃ الدارین فی بیان الحرمین
الشریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً بڑے بڑے علماء کی
کتابوں سے علی الخصوص مناسک مولانا مخدوم ہاشم سندی
کہ مسمی بحیات القلوب فی زیارت المحبوب اور جذب
القلوب الی دیار المحبوب تصنیف کی ہوئی مولینا عبد الحق
دہلوی کی حقیقت میں اصل ماخذ اس مختصر کا یہی دو کتابیں
ہیں اور سوائے اسکے اور علماء متقدمین اور متاخرین کی
تحقیقات سے جیسے ؛ علامہ ازرقی ؛ اور علامہ فاسی ؛
اور علامہ قطب الدین مکی ؛ اور علامہ عبد اللہ ابن سالم بصری
اور علامہ علان بکری ؛ اور علامہ حسن شرقی شرنبلالی ؛
اور علامہ محمد بن احمد بن مصطفی زنجبیلی ؛ اور علامہ ابن حجر مکی
اور علامہ قہستانی ؛ اور ملا علی قاری ؛ اور شیخ الاسلام

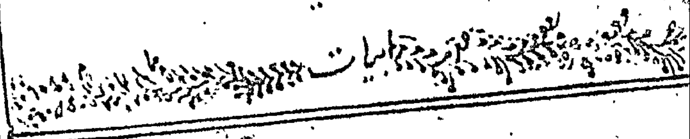
اور ملا رحمت اللہ سندی اور قاضی عزیز الدین ابن جماعہ
اور محب الدین طبری رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اس فقیر ناقص
تدبیر غلام حسین لکھنوی نے ہندی زبان میں مرتب کیا
پھر بمقتضائے خواہش چند برادران دینی کے ۱۲۶۱ سنہ بارہ سو
ایک سٹھ ہجریہ مقدسہ اور مہینا جمادی الثانیہ تاریخ اکیسوین مین
اس محبوب قلوب مومنین باتقین کو معمورہ بمبئی مین
لباس طبع کا پہنایا اور بکمال تصحیح سے مولانا مولوی عنایت
اللہ صاحب کی مولوی ابراہیم صاحب کے چھاپے خانے مین
چھپوایا اور واسطے تسکین دل عشاقان مزاروں کے نقشے
حرمین شریفین کے بھی داخل کئے تا کہ مشتاقان جمال آستانہ
محبوب حقیقی کے اس نقشے کو نقش دل کر کے اس راہ مستقیم کے
نقش پا ہو جاوین اور جو لوگ بیچارے کسی عذر سے معذور
ہین یا طاقت پانچوں رکھتے تو وہ اسی نقشے سے اپنے دل

پتے تاب کو تاب دیتے رہیں اور اس شعر کے مضمون پر اکتفا کرتے رہیں ؂ خواہش دیدار جسکو ہووے ایک تصویر یار ؂ وہ بھر صورت کھینچا منگواوے اور دیکھا کرے



خاتمہ کتاب کا

اب جانا چاہئے کہ اس جگہ چند اشعار مولانا حافظ شجاع الدین صاحب کے کشف الخلاصہ کے تبرکاً و تعظیماً سمجھکر اور اس رسالہ کے مناسب حال اور ہر مسلمان بھائی کے مناجات کرنے کے واسطے اور اس فقیر مترجم کے طلب دعا کے واسطے نہایت بھرجان کر لکھے جاتے ہیں تاکہ لکھنے والوں کو اور پڑھنے والوں کو اس دعا کی برکت سے فایدہ ہوا ورتین شعر اسمین سے بسبب بدلنے خبر اس رسالے کے تبدیل ہوئے ہیں اور باقی اشعار سب قدیم ویسے ہی ہیں



اس رسالے کی زبان تھی فارسی | صاف اور پاکیزہ جیسی آرسی
اختصار اوسکا بیان کوئی کیا کرے | جیسا کوئی دریا کو کوزے بیچ بھرے
تھا مصنف اسکا کوئی عالی مقام | نام اپنا نہیں لکھا وہ نیکنام
مختصر اُسنے بیان ایسا کیا | فیض اسکا ہر کہیں جاری ہوا
یاالٰہی اُسکے تئیں مغفور کر | سعی اُس مغفور کی مشکور کر
قبر اُسکی نور سے معمور کر | روح و ریحان سے اسکی مسرور کر
اور جو اسکا ترجمہ ہندی کیا | بندۂ مسکین تیری درگاہ کا
حال پر اُسکے کرم کر ای کریم | یا خفی اللطف ذو الفضل العظیم
تجھ نہ تھا تو نے اُسے بخشا وجود | تجھ سوا ہے کون اُسکا ای ودود
اُسکے عصیان کیطرف مت کر نگاہ | بخش اُسکے سب گناہ ای پادشاہ
اُسکو دریائے محبت میں ڈبو | تجھ سوا نے سب نقش اُسکے دل سے دھو
وقت مرنے کے لب رب اُسکو آئے | تجھسے راضی ہے تیرا مالک خدائے
جب کراوین قبر مابن منکر نکیر | کر اوسے تلقین ای تو حی قدیر

تب

غلط نامہ نسخہ ذخیرۃ الدارین فی بیان الجرمانین الشیرین کا !

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳	۳	قہستانی	قہستانی	۶۵	۱	چھینی	چھینتی
[illegible]	۱۳	کم سرقی	کم کرتی	ایضاً	۱۳	درقت	جسوقت
۲۸	۸	طول	طول	۶۶	۳	سالوان	سالون
۲۹	۱۰	خزاعہ	خزاعہ	۶۷	۱۰	لہجدحرم	کہندحرم
۳۲	۱۳	شمال کیطرو	شمال کیطرف	ایضاً	۱۲	واحل ہی	داخل ہی
۳۶	۵	من زمانے	ابن زمانے	۷۵	۱۲	کھنی	کھنی ہیں
۴۱	۱۳	جہت	جہت	۷۶	۱۰	عمار کی	عمار کی
۴۴	۱۲	پیشتر	بیشتر	۹۲	۱	بنایا	بنایا
۴۵	۱۳	اورمایا	اوبرپایا	۸۳	۱	لہ	کہ
۴۷	۱۲	روسے	روم سے	۸۷	۱	سبسے	سببسے
۵۱	۱۴	زن	رکن	۱۰۵	۱	ابجرد	بجرد
۶۴	۷	سات	ساتھہ	۱۰۷	۱۴	ابا پہنچا	اپہنچا

جب قیامت مین اٹھی وہ بیوفا	ہون شفیع اس کا محمد مصطفیٰ
یا الٰہی انپر نازل کر درود	جب تلک ہستی کا ہی بود و نمود
آل و اہل و بیت و اصحاب اجمعین	تابعین اور بعد تبع التابعین

بعد ازان سب مومنات و مومنین

استجب مولائے رب العالمین

ہی شجاع الدین حافظ کا کلام

تم سنو سب اس خلاصہ کو تمام

تمام ہوا

